انا مدینۃ العلم وعلیٌّ بابہا

سلسلۂ نصاب تعلیم تنظیم المکاتب

امامیہ
اردو ریڈر

درجہ چہارم

شائع کردہ

تنظیم المکاتب۔ گولہ گنج لکھنؤ ۱۸

باسمہ سبحانہ

انا مدینۃ العلم و علی بابہا

سلسلۂ نصاب تعلیم تنظیم المکاتب

امامیہ اردو ریڈر

درجۂ چہارم

شائع کردہ

تنظیم المکاتب گولہ گنج لکھنؤ ۱۸

قیمت	تعداد	سنہ طباعت
Rs. : 20.00		مارچ ۲۰۱۹ء
[redacted]	پانچ ہزار	[redacted]

ہدایات!

۱۔ مدرسین کا فرض ہے کہ پڑھنے میں روانی پیدا کرانے کے ساتھ تلفظ کی درستگی کا خاص خیال رکھیں۔

۲۔ الفاظ کے معانی لکھوا کر یاد کرائیں۔

۳۔ سبق کے بعد کے مشقی سوالات ضرور حل کرائیں۔

۴۔ جا بجا قواعد سمجھا کر ان کی مشق کرائی جائے۔

۵۔ اردو پڑھانے کے ساتھ املا ضرور لکھوایا جائے۔

اور

خوشخطی پر خاص نظر رکھی جائے۔

ناشر

تمام نشریات و مطبوعات و کتب ادارہ تنظیم المکاتب کے جملہ حقوق طباعت بحق ادارہ تنظیم المکاتب محفوظ ہیں۔ بغیر اجازت کل یا جزء کی اشاعت پر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ ادارہ

پہلا سبق

مُناجات

دنیا کا انقلاب بڑا تیز گام ہے — اب صاحبان ورع کا جینا حرام ہے
لوگوں میں اب ذرا بھی مروت کی خو نہیں — انسانیت کا جیسے رگوں میں لہو نہیں
جس کو بھی دیکھئے وہ تلا ہے فساد پر — چلتا نہیں ہے کوئی رہ اتحاد پر
پھر حکمراں زمانے میں ہیں ظلم و کد کے بت — بیٹھے ہیں دل کے کعبہ میں بغض و حسد کے بت
دل تو بنا ہے صرف تری یاد کے لئے — بس تیری بارگاہ ہے فریاد کے لئے
پر کس کو شوق اب ہے ترے ذکر خیر کا — صد حیف تیرے گھر پہ تسلط ہے غیر کا

فرزند ارجمند رسولؐ زمن کو بھیج
پھر وقت آگیا ہے کسی بت شکن کو بھیج

سوالات

ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

مناجات۔ انقلاب۔ لہو۔ فساد۔ تیز گام۔ صاحبان ورع۔ اتحاد۔ راہ۔ حسد۔ تسلط۔ کد۔ ارجمند۔ فرزند۔ رسولؐ زمن۔ بت شکن۔ صد حیف۔ بغض

دوسرا سبق

ہمارے نبیؐ کی تعلیم

حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ :-

ہم اللہ کو ایک مانیں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں۔

ہم اللہ کے ہر حکم کے سامنے سر جھکائیں اور اس کی پوری پابندی کریں۔

ہم سچے دل سے اللہ کو یاد کریں اور اس کی عبادت سے غافل نہ ہوں۔

ہم اپنے ماں باپ اور اپنے بڑوں کا پورا ادب کریں اور ہمیشہ ان کی خدمت کرتے رہیں۔

ہم سچ بولیں اور سچ بولنے میں کسی سے نہ ڈریں۔

ہم ہمیشہ دوسروں کی مدد اور خدمت کو اپنا فرض تصور کریں۔

ہم ہر وقت پاک وصاف اور ستھرے نظر آئیں۔

ہم جب کسی سے ملیں تو اسے سلام کریں اور مسکرا کے باتیں کریں۔

ہم صبح اٹھ کر کلمہ پڑھیں، سجدۂ شکر کریں۔ درود بھیجیں، مسواک کریں منہ ہاتھ دھو کر خشک کریں، وضو کریں، نماز پڑھیں، بالوں میں کنگھی کریں اور بڑوں کو سلام کریں۔

ہم چوری اور غیبت سے ہمیشہ پرہیز کریں۔

ہم آپس میں میل جول قائم رکھیں اور کبھی جھگڑا نہ کریں۔
ہم ہمیشہ اللہ کی راہ میں غریبوں کو خیرات دیتے رہیں۔
ہم جی لگا کر پڑھیں اور خوب علم حاصل کریں۔
ہم اپنی صحت کا پورا خیال رکھیں۔
ہم ادب اور قاعدے سے بیٹھیں اور اپنے استاد اور دوسرے بزرگوں کی پوری عزت کریں۔
ہم اپنے ہر کام میں ایمانداری برتیں اور کسی کو دھوکا نہ دیں۔
ہم بغیر اجازت کسی کی چیز استعمال نہ کریں۔
ہم گالی نہ بکیں، کسی کو بری بات نہ کہیں، کسی کا دل نہ دکھائیں۔
ہم بیکار کھیل کود میں وقت ضائع نہ کریں۔
ہم دین کی باتیں جی لگا کے سیکھیں تاکہ ہماری زندگی اچھی بن جائے۔

کتنی اچھی اور کام کی باتیں ہیں یہ۔

ہمارے نبیؐ نے بہت ہی اچھی اچھی باتیں بتائی ہیں۔

سوالات

۱۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

غافل ۔ غیبت ۔ ضائع ۔ فرض ۔ مسواک ۔ تصور

تیسرا سبق

فرشتے

ہمارے چاروں طرف ہوا موجود ہے لیکن ہم اسے دیکھ نہیں سکتے۔ ہوا ہمارے بہت کام آتی ہے۔ اسی سے ہم سانس لیتے ہیں۔ ہوا نہ ہو تو دم گھٹ جائے اور ہم مر جائیں ٹھنڈی ہوا ہمیں بہت آرام دیتی ہے ہوا الگنی پر پھیلے ہوئے کپڑوں کو سکھا دیتی ہے۔

ہوا بادل لاتی اور پانی برساتی ہے۔ ہوا کلیوں کو ہلکورے دے کر پھول بناتی ہے۔ ہوا کی مدد سے ہی چڑیاں اور دوسرے پرند اڑتے ہیں۔

ہوا اور بھی بہت سے کام کرتی ہے لیکن پھر بھی ہم اسے دیکھ نہیں سکتے جس طرح اللہ نے ہوا بنائی جو دکھائی تو نہیں دیتی لیکن بہت سے کام کرتی ہے اسی طرح اللہ نے فرشتے پیدا کیے ہیں جو دکھائی تو نہیں دیتے لیکن اللہ کے بے شمار کام کرتے رہتے ہیں۔

فرشتے نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ سوتے ہیں نہ تھکتے ہیں بس وہ اپنے کام میں لگے ہیں۔ اللہ کی عبادت کرتے رہتے ہیں۔ اللہ کے احکام پورے کرتے رہتے ہیں۔ ان سے کبھی کوئی بھول چوک یا خطا نہیں ہوتی، وہ پاک ہیں۔ نیک ہیں۔ معصوم ہیں اور اللہ کے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔

اللہ نے بے شمار فرشتے پیدا کئے ہیں۔ آسمان میں بکھرے لاتعداد تاروں سے بھی زیادہ۔

ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔

۱۔ جبرئیل۔ یہ اللہ کے احکام اس کے نبیوں تک پہونچاتے ہیں۔

۲۔ میکائیل:۔ یہ آدمیوں کو رزق تقسیم کرتے ہیں۔

۳۔ عزرائیل: یہ روح قبض کرتے ہیں۔ انھیں ملک الموت بھی کہا جاتا ہے۔

۴۔ اسرافیل۔ یہ قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔ جس سے دنیا کا ہر جاندار مرجائے گا پھر صور پھونکیں گے تو سب مردے جی اٹھیں گے اور پھر اللہ نیکوں کو جزا یعنی انعام اور بُروں کو سزا دے گا۔ فرشتوں پر ایمان رکھنا ہمارے لیے ضروری ہے۔

سوالات

۱۔ کیا تم نے فرشتوں کو دیکھا ہے۔؟

۲۔ فرشتوں کو بغیر دیکھے کس طرح مانو گے۔؟

۳۔ مشہور فرشتے کون کون سے ہیں۔؟

۴۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

بے شمار۔ خطا۔ معصوم۔ رزق۔ صور۔

قبض جزا۔ لاتعداد۔ ملک الموت

چوتھا سبق

توبہ

جرم کرنا بہت آسان ہے اور جرم کا اقرار کرنا بہت مشکل، غلطی کرنا بہت آسان ہے اور غلطی کا اعتراف کرنا بہت مشکل، ہمارے سماج میں سب سے بڑی خرابی یہی ہے کہ ہم خطائیں تو کر لیتے ہیں، ہم سے غلطیاں تو سرزد ہو جاتی ہیں، لیکن غلطی اور خطا کے اقرار کا وقت آتا ہے تو پشیمان ہونے کے بجائے تاویلیں کرنے لگتے ہیں، باتیں بنانے لگتے ہیں، ہماری ساری تمنا یہ ہوتی ہے کہ لوگ ہمیں غیر معصوم تو کہیں لیکن ایسا غیر معصوم کہ جس نے کبھی کوئی غلطی نہ کی ہو چاہے دل کتنی ہی غلطیوں کی گواہی کیوں نہ دے رہا ہو —— یہ سب اس لئے ہے کہ ہم غلطی کے اقرار کو اپنی ذلت سمجھتے ہیں۔ خطا کے اعتراف میں اپنی سبکی کا احساس کرتے ہیں۔

ہمارا عالم یہ ہے کہ اگر چلتے ہوئے ہم سے کسی کو ٹھوکر لگ جاتی ہے یا ٹھوکر سے کسی کا کوئی مال برباد ہو جاتا ہے تو اس سے معافی مانگنے کے بجائے اکڑ جاتے ہیں اور الٹے اسی پر خفا ہونے لگتے ہیں کہ آپ یہاں کیوں بیٹھے تھے یہ سامان کیوں رکھا تھا۔ یہ طریقہ پروردگار عالم کو قطعاً ناپسند ہے وہ قرآن شریف میں اعلان کرتا ہے کہ ہم توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتے ہیں، مغرور، متکبّر اور اکڑنے والوں کو دوست نہیں رکھتے۔

ہمارے سامنے حضرت حُرؑ کا کردار موجود ہے۔ جنھوں نے امام حسینؑ کی خدمت میں اپنی غلطی کا اقرار کر کے وہ بلند درجہ حاصل کر لیا جو پشتہا پشت کے مسلمانوں کو نہ مل سکا۔ حضرت حُرؑ بھی ایک عام انسان ہوتے تو لشکرِ یزید میں رہ جاتے اور ان کا تذکرہ انھیں الفاظ میں ہوتا جن الفاظ میں دشمنوں کا تذکرہ ہوتا ہے لیکن یہ توبہ کی برکت تھی جس نے انھیں قابلِ سلام و لائقِ زیارت بنا دیا۔

ہمارے یہاں ایک عیب یہ بھی پایا جاتا ہے کہ ہم پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرتے ہیں اور جب کوئی ٹوک دیتا ہے تو اپنی غلطی کا اقرار کرنے کے بجائے یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم انھیں مومن کب سمجھتے ہیں؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کا مومن ہونا ہمارے سمجھنے کا بھی محتاج ہے کہ اگر ہم مان لیں تو وہ مومن ہو جائے ورنہ کافر ہی رہ جائے۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ یہ ہمارے کردار کا دوسرا عیب ہے، مومن کی برائی کرنا تو چھوٹا عیب تھا لیکن مومن کو غیر مومن کہہ دینا یا محبِ اہلبیتؑ کے ایمان کا انکار کر دینا بہت بڑا جرم ہے۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دل میں ایسی طاقت پیدا کریں کہ جب ہم سے کوئی معمولی سی بھی غلطی ہو جائے تو فوراً اپنی غلطی تسلیم کریں۔ اگر اس کا تعلق خدا سے ہے تو اس کی بارگاہ میں توبہ کریں اور اگر بندوں کا دل دکھا ہے تو کھلے الفاظ میں ان سے معافی مانگیں۔

اسی میں حقیقی عزت ہے اور اسی سے قیامت کی رسوائی سے نجات ملے گی

سوالات

۱۔ ہمارے سماج کی خرابی کیا ہے۔؟

۲۔ پروردگار عالم کسے دوست رکھتا ہے۔؟

۳۔ حضرت حُرؑ نے کیا کیا۔؟

۴۔ حضرت حُرؑ کو توبہ سے کیا مرتبہ ملا؟

۵۔ غلطیوں میں ہمارا فریضہ کیا ہے۔؟

۶۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

توبہ جُرم مغرور سُبکی تاویل

متکبر حُر رسوائی پشتہاپشت تمنا

اعتراف کردار سرزد

پانچواں سبق

حضرت آدم علیہ السّلام

آج سے ہزاروں سال پہلے دنیا میں آدمیوں کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ دنیا تو تھی مگر رہنے والا کوئی نہ تھا اللہ نے دنیا کو آباد کرنے کا فیصلہ کیا۔ مٹی کا ایک پتلا بنایا گیا اور اللہ نے مٹی کے اس پتلے میں جان ڈال کر انسان بنا دیا۔

دنیا کے اس سب سے پہلے انسان کا نام تھا "آدمؑ"

حضرت آدم علیہ السلام جنّت میں پیدا ہوئے، آپ کی بیوی حضرت حوّاؑ بھی جنّت میں پیدا ہوئیں دونوں بڑے مزے سے جنّت میں رہتے تھے۔

اللہ نے جب حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو سارے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدمؑ کو سجدہ کرو۔ سب فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا لیکن شیطان نے آپ کو سجدہ نہیں کیا۔

اللہ شیطان کی اس حرکت پر ناراض ہوا۔ چنانچہ شیطان کو جنّت سے نکال دیا گیا۔ اب شیطان دنیا میں ہے اور انسانوں کو بہکاتا رہتا ہے۔ وہ ہمیں بری بری باتیں سکھاتا ہے بُرے راستے دکھاتا ہے۔ تاکہ اللہ ہم سے بھی ناراض رہے۔

حضرت آدمؑ اور حضرت حوّاؑ بہت دنوں تک جنّت میں رہے۔ اللہ نے ان سے

کہہ دیا تھا کہ مزے سے جنت میں رہو لیکن اس کے ساتھ ہی ان کو ایک خاص درخت کے پاس جانے سے منع کر دیا تھا۔ ایک دن حضرت آدمؑ نے اس درخت کا پھل کھا لیا جس کے پاس جانے کو اللہ نے منع کیا تھا اللہ نے اس کے بعد حضرت آدمؑ کو دنیا میں بھیج دیا۔

حضرت آدم علیہ السّلام دنیا میں آئے اب یہی خدا کے سب سے پہلے نبی تھے جب آپ دنیا میں آئے تو آپ نے دیکھا کہ دنیا بالکل اجاڑ اور سنسان پڑی ہے۔ کوئی آبادی نہیں۔ بس جنگل، پہاڑ اور سمندر ہیں اور اس کے بعد سناٹا۔

آپ دنیا میں رہنے لگے۔ اللہ نے آپ کو بہت سے بچے عطا کئے اور پھر آپ کے انھیں بچوں کی اولاد سے دنیا آباد ہو گئی۔

آج ہماری دنیا میں اربوں آدمی بستے ہیں۔ یہ سب حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں۔ اس لئے سب آپس میں بھائی بھائی ہیں یہ لوگ الگ الگ ملکوں میں رہنے کی وجہ سے الگ الگ زبانیں بولنے لگے۔ ان کے رنگ روپ الگ الگ ہو گئے، طور طریقے بھی بدل گئے، لیکن ہیں سب ایک ہی ماں باپ کی اولاد...... آدمؑ اور حوّاؑ کے بیٹے۔

حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے پہلے نبی تھے۔ آپ اللہ کے بڑے پیارے نبی تھے۔ آپ کو صفی اللہ کہا جاتا ہے۔

صفی اللہ کے معنی ہیں اللہ کا چُنا ہوا۔ اللہ نے حضرت آدم علیہ السّلام کو اپنی

محبت کے لیے چن لیا تھا۔ آپ کو بڑی عزت دی تھی۔ اسی لئے آپ صفی اللہ کہلاتے ہیں۔

سوالات

۱۔ حضرت آدمؑ کس طرح پیدا ہوئے؟

۲۔ حضرت آدمؑ جنت سے کیوں چلے آئے؟

۳۔ اللہ نے دنیا کو کس طرح آباد کیا؟

۴۔ حضرت آدمؑ کا لقب کیا ہے؟

۵۔ الفاظ کے معانی بتائیے۔

فیصلہ ، سجدہ ، رنگ روپ ، صفی اللہ ، عطا ، اربوں

چھٹا سبق

آنکھوں کا نور

بیٹے کو لوگ کہتے ہیں آنکھوں کا نور ہے
ہے زندگی کا لطف تو دل کا سرور ہے
گھر میں اسی کے دم سے ہے ہر وقت روشنی
نازاں ہے اس پہ باپ تو ماں کو غرور ہے
خوش قسمتی کی اس کو نشانی سمجھتے ہیں
کہتے ہیں یہ خدا کے کرم کا ظہور ہے
اکبرؔ بھی اس خیال سے کرتا ہے اتفاق
اس کا بھی ہے خیال کہ ایسا ضرور ہے
البتہ شرط یہ ہے کہ بیٹا ہو ہونہار
مائل ہے نیکیوں پہ بُرائی سے دور ہے
سنتا ہے دل لگا کے بزرگوں کے پند کو
وقت کلام لب پہ جناب و حضور ہے

رکھتا ہے خاندان کی عزّت کا وہ خیال
نیکوں کا دوست صحبت بد سے نفور ہے
کسبِ کمال کی ہے شب و روز اس کو دُھن
علم و ہنر کے شوق کا دل میں وفور ہے
لیکن جو اِن صفات کا مطلق نہیں پتہ
اور پھر بھی ہے خوشی، تو خوشی کا قصور ہے

سوالات

الف: الفاظ کے معانی بتاؤ۔

نور ، لطف ، سُرور ، نازاں ، غرور ، نفور
ظہور ، اتفاق ، ہونہار ، پند ، صحبت
کسب ، وفور ، صفات ، قصور ، ہنر ، شب و روز۔

ساتواں سبق

اہل بیتؑ

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیتؑ کی محبت ہر مسلمان پر واجب کی ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے۔

"اے رسولؐ! کہہ دیجئے کہ میں تم سے رسالت کی تبلیغ کا بدلہ اس کے سوا کچھ نہیں چاہتا کہ میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔"

رسولؐ نے ہمیں ایمان دیا، قرآن دیا، اللہ سے ملایا اور اس کا بدلہ کیا تجویز کیا؟

اہل بیتؑ سے محبت!

سوال یہ ہے کہ اہل بیتؑ سے کون لوگ مراد ہیں؟

اس کا فیصلہ بھی قرآن نے کر دیا ہے۔

عرب کے جنوب مشرق میں ایک علاقہ ہے نجران، وہاں عیسائی رہتے تھے ان عیسائیوں کے چند بڑے بڑے پادری مدینہ آئے تاکہ رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذہب کے معاملہ میں بحث کریں۔ ان لوگوں کا یہ کہنا تھا
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اس لئے وہ خدا کے بیٹے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سمجھایا کہ جس طرح اللہ نے حضرت آدمؑ کو ماں باپ
کے بغیر پیدا کر دیا اسی طرح اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا۔
ایسی حالت میں حضرت عیسیٰؑ بھی اسی طرح اللہ کے بندہ ہیں جس طرح حضرت آدمؑ۔ عیسائی
یہ صاف اور سیدھی بات ماننے پر تیار نہیں ہوئے۔ وہ اس پر اڑے ہوئے تھے کہ حضرت
عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے ہیں۔ فیصلہ یہ ہوا کہ عیسائی رسول اللہ سے مُباہلہ کریں۔

مباھلہ کے معنی یہ ہیں کہ دونوں اللہ سے دعا کریں کہ جو حق پر ہو وہ باقی رہے
اور جو جھوٹ کہتا ہو وہ مٹ جائے۔

اس موقع پر قرآن پاک میں یہ آیت نازل ہوئی۔

"اے نبیؐ! تمہیں علم پہنچ جانے کے بعد بھی اگر یہ لوگ تم سے حجت
کرتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں۔ تم اپنے بیٹوں
کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلائیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ ہم اپنے نفسوں
کو بلائیں تم اپنے نفسوں کو بلاؤ اور پھر ہم ایک دوسرے کے لئے بد دعا
کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں"

(سورہ آل عمران، آیت ۶۱)

مُباھلہ کے دن پیغمبر اسلام، امام حسن، امام حسین، حضرت فاطمہ زہرا

اور حضرت علی علیہم السلام کو اپنے ساتھ لے گئے۔ لیکن عیسائی ڈر گئے۔ انھوں نے مباہلہ نہیں کیا بلکہ ہار مان کر جزیہ دینے کا وعدہ کرکے واپس ہو گئے۔

۲ **اس آیت میں** پیغمبرؐ کو حکم دیا گیا کہ آپ اپنے بیٹوں، عورتوں اور نفسوں کو لے جائیں پیغمبر اسلام نے اس حکم کی تعمیل اس طرح کی کہ:۔

بیٹوں کی جگہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو۔

عورتوں کی جگہ حضرت فاطمہ زہراؑ کو

نفسوں کی جگہ حضرت علیؑ کو ساتھ لیا۔

اور اس طرح دنیا کو بتا دیا کہ یہی آپ کے اہل بیتؑ ہیں۔

اللہ نے انھیں اہل بیتؑ کی محبت ہم پر فرض قرار دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار ہمیں یہ بتایا ہے کہ مومن وہی ہے جو ان اہل بیتؑ سے محبت کرتا ہے ــــــ جو شخص اہل بیتؑ سے محبت نہیں کرتا ہے وہ منافق ہے یعنی ظاہر میں مسلمان اور حقیقت میں کافر۔

سوالات

۱۔ اہل بیتؑ سے مراد کون حضرات ہیں۔؟

۲۔ اہل بیتؑ کی محبت کیوں واجب ہے؟

۳۔ مباہلہ میں کون کون حضرات شریک تھے؟

۴۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

تجویز۔ جنوب۔ مشرق۔ جزیہ۔ منافق۔

کافر۔ قرابت دار۔ مباہلہ۔ اہل بیت۔

نجران۔ نفس

آٹھواں سبق

محبّت کا طریقہ

سرکارؐ دوعالم اور آپ کے اہل بیتؑ سے محبت ایمان کی جان ہے جس دل میں ان حضرات کی محبّت نہ ہو وہ مومن کا دل نہیں کہا جا سکتا۔

ان حضرات کی سچّی محبّت یہ ہے کہ ہم ان کی پوری پیروی کریں۔ اور ان کا اَخلاق اپنے اندر پیدا کریں۔ سچّی خدا پرستی، حق پر مر مٹنے کا جذبہ، سچائی، بہادری، صبر، استقلال، دیانت، ایثار، غریبوں کی امداد، ہمدردی، شرافت، علم، سخاوت اور دوسرے اچھے صفات اپنے اندر پیدا کریں، گناہوں سے بچیں، شریعت کی پوری پابندی کریں، نماز قائم رکھیں اور اپنی زندگی ان کے سانچے میں ڈھال لیں۔

محبت کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم رسولؐ و آلِ رسولؑ کے کام کو آگے بڑھائیں۔ ان حضرات کی زندگی کا مقصد تھا دنیا میں اسلام پھیلانا اللہ کا نام بلند کرنا۔ دین کو عام کرنا، انسانوں کو سچّا راستہ دکھانا اور سچّی خدا پرستی کی دعوت دینا۔ اگر ہم ان حضرات سے محبت کرتے ہیں تو ہمیں بھی یہ کام ضرور کرنا چاہیئے۔

محبت کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم ان کی خوشی میں خوش ہوں اور ان کے رنج میں رنجیدہ۔ ان کی ولادت کی تاریخوں میں محفل مسرت منعقد کریں۔ اور ان کی شہادت کی تاریخوں میں مجلس غم۔

خوشی کی خاص تاریخیں یہ ہیں۔

۱۷ ربیع الاول ـــــ سرکار دو عالم اور امام جعفر صادقؑ کی ولادت کی تاریخ۔

۲۷ رجب ـــــ سرکار دو عالمؐ کی بعثت اور معراج

۱۳ رجب ـــــ حضرت علی علیہ السلام کی ولادت

۱۸ ذی الحجہ ـــــ عید غدیر۔ حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کے اعلان کی خوشی۔

۲۴ ذی الحجہ ـــــ عید مباہلہ ـــ مباہلہ میں آل رسولؐ کی کامیابی کی خوشی۔

۹ ربیع الاول ـــــ عید زہرا ـــ دشمنان اہل بیتؑ کے مرنے کی خوشی۔

۱۵ رمضان ـــــ امام حسن علیہ السلام کی ولادت

۳ شعبان ـــــ امام حسین علیہ السلام کی ولادت

۱۵ شعبان ـــــ حضرت امام آخرالزمانؑ کی ولادت

ان کے علاوہ ہر معصوم کی ولادت کی تاریخ خوشی کی تاریخ ہے۔ ان تاریخوں میں محفل کرنا قصیدہ پڑھنا، عطر لگانا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو سلگانا، مومنین سے مصافحہ کرنا، ایک دوسرے کو مبارکباد دینا، **مکانوں پر روشنی کرنا بڑا ثواب** رکھتا ہے۔

غم کی خاص تاریخیں یہ ہیں۔

عشرۂ محرم، سوم اور چہلم	امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی یادگار۔
۲۸؍صفر	رسول اللہ کی وفات اور امام حسنؑ کی شہادت۔
۸؍ربیع الاول	امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت
۱۹؍۲۰؍۲۱؍رمضان	حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کی یادگار۔

ان کے علاوہ ہر معصوم کی تاریخ شہادت غم کی تاریخ ہے۔

غم کی تاریخوں میں مجلس منعقد کرنا بڑا ثواب رکھتا ہے۔

امام حسین علیہ السلام کے غم میں مجلس کرنا، آنسو بہانا۔ ماتم کرنا، مرثیہ اور نوحہ پڑھنا، کالے کپڑے پہننا، عاشورہ کے دن فاقہ کرنا آلِ رسولؐ سے سچی محبت کی نشانی ہے۔

سوالات

۱۔ خوشی اور غم کی خاص خاص تاریخیں کیا ہیں؟

۲۔ خوشی اور غم کی تاریخوں میں ہمارا فرض کیا ہے؟

۳۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

صبر، اخلاق، جذبہ، دیانت، ایثار، استقلال، سخاوت، رنجیدہ، شریعت، محفل، مجلس، یادگار۔ مصافحہ۔

نواں سبق

عزاداری

فرزند رسولؐ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کربلا کے میدان میں اپنی اور اپنے عزیزوں کی قربانی پیش فرما کر اسلام کو ایک نئی زندگی عنایت کی ہے ہم اسی واقعہ کی یاد عزاداری کی شکل میں مناتے ہیں۔

دنیا کی ہر قوم اپنے بزرگوں کو یاد رکھتی ہے۔ اس سے لوگوں میں جوش جذبہ اور زندگی پیدا ہوتی ہے۔ قوم اور مذہب کے لئے کام کرنے کا جذبہ ابھرتا ہے اور تاریخ کے پرانے واقعات زندگی کے ہر موڑ پر ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ کربلا کا واقعہ اسلامی تاریخ کا سب سے اہم واقعہ ہے۔ اس لئے ہم بھی ایک زندہ قوم کی حیثیت سے اس کی یاد مناتے ہیں۔

کربلا کے شہیدوں کی یاد ہم میں حق پرستی، خداپرستی، ایثار، فداکاری، شجاعت عزم، استقلال، صبر، غرض اعلیٰ انسانی صفات پیدا کرتی ہے۔

مجالس سید الشہداء میں ہمیں تفسیر، حدیث، تاریخ اور دوسرے علوم اسلامی سننے کا موقع ملتا ہے اور ہماری دینی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ غیر قوموں کے

لوگ مجلسوں میں آتے ہیں تو ہمارے مذہب کی تبلیغ ہوتی ہے۔

محرّم میں ہم علم اٹھاتے ہیں جس سے ہمارے دلوں میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اسلام کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھیں گے اور اسلام کا جھنڈا اونچا رکھنے کے لئے حضرت عباسؑ کی پیروی میں اپنی جان تک قربان کر دیں گے۔

محرّم میں ہم تابوت اٹھاتے ہیں جس سے ہمارے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام کا نام باقی رکھنے کے لئے اگر موت کا بھی سامنا کرنا پڑے تو اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ہم ضریح یا تعزیہ رکھتے ہیں جو امام حسین علیہ السلام کے روضہ کی یاد دلاتی ہے۔ اسے دیکھ کر ہمارے سامنے کربلا کے شہیدوں کی تصویر آجاتی ہے جو ہمیں اسلام اور ایمان کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کا سبق دیتی ہے۔

ہم امام حسین علیہ السلام کے غم میں روتے ہیں۔ اس لئے کہ۔

۱۔ تمام انبیاء اس غم میں روئے ہیں۔

۲۔ حضرت محمد مصطفٰے اس غم میں روئے ہیں۔ چنانچہ روز عاشورہ جناب ام سلمہؓ نے جو رسولؐ اللہ کی بیوی تھیں خواب میں نبی کریم کو روتے دیکھا تھا۔

۳۔ رونا اس جذبہ کا اظہار ہے کہ اگر ہم کربلا میں ہوتے تو ضرور امام کے ساتھ مل کر اسلام پر اپنی جان فدا کر دیتے۔

۴۔ رونا مظلوم سے محبت کی نشانی ہے، اور مظلوم سے محبت سچی انسانیت ہے۔

۵۔ رونا ہمارے دلوں میں اس سچی خدا پرستی اور حق پرستی کو زندہ رکھتا ہے جس پر ایمان کی بنیاد قائم ہے۔

۶۔ رونا رسولؐ اور آلؑ رسول سے سچی محبت کی نشانی ہے ہم اپنے پیارے رسولؐ کو ان کے فرزند کی موت پر پرسا دیتے ہیں اور رو رو کر پرسا دیتے ہیں جو ہماری سچی محبت کا ثبوت ہے۔

عزاداری سے اسلام کی سچی تبلیغ ہوتی ہے۔

عزاداری سے ایمان تازہ رہتا ہے۔

عزاداری سے خدا پرستی کا جذبہ زندہ رہتا ہے۔

عزاداری سے ہمارا اخلاق سنورتا ہے۔

عزاداری سے اسلامی تاریخ کے سب سے اہم واقعہ کی یاد تازہ رہتی ہے۔

اس لئے ......

عزاداری کو باقی رکھنا ہر سچے مسلمان کا فرض ہے۔

سوالات

۱۔ ہم عزاداری کیوں کرتے ہیں۔؟

۲۔ عزاداری کیا چیز ہے۔؟

۳۔ امام حسینؑ پر کون کون رویا۔؟

۴۔ رونے کے فائدے کیا ہیں۔؟

۵۔ ان الفاظ کے معنی بتایئے۔

عزم ۔ شبیہ ۔ بنیاد ۔ عزاداری تغیر

حدیث ۔ تاریخ ۔ رہنمائی ۔ اہم ۔ حق پرستی

جذبہ ۔ غرض ۔ اعلیٰ ۔ عزیز ۔ عنایت فداکاری

دسواں سبق

بارش کا پہلا قطرہ

گھنگھور گھٹا تلی کھڑی تھی — پر بوند ابھی نہیں پڑی تھی
ہر قطرہ کے دل میں تھا یہ خطرہ — ناچیز ہوں میں غریب قطرہ
کیا کھیت کی میں بجھاؤں گا پیاس — اپنا ہی کروں گا ستیاناس
آتی ہے برسنے سے مجھے شرم — مٹی پتھر تمام ہیں گرم
خالی ہاتھوں سے کیا سخاوت — پھیکی باتوں میں کیا حلاوت
کس برتے پہ میں کروں دلیری — میں کیا ہوں بساط کیا ہے میری
ہر قطرے کے دل میں تھا یہی غم — سرگوشیاں ہو رہی تھیں باہم
کھچڑی سی گھٹا میں پک رہی تھی — کچھ کچھ بجلی چمک رہی تھی
اک قطرہ کہ تھا بڑا دلاور — ہمّت کے محیط کا شناور
فیاض و جوادو نیک نیّت — پھڑکی اس کی رگ حمیّت
بولا للکار کر کہ آؤ — میرے پیچھے قدم بڑھاؤ

گرگزرو جو ہو سکے کچھ اماں ۔۔۔ ڈالو مُردہ زمین میں جاں
یارو! یہ ہچر مچر کہاں تک ۔۔۔ اپنی سی کرو بنے جہاں تک
مل کر جو کرو گے جاں فشانی ۔۔۔ میدان میں بھر دو گے پانی
کہتا ہوں یہ سب سے برملا میں ۔۔۔ آتے ہو تو آؤ لو چلا میں
یہ کہہ کے وہ ہو گیا روانہ ۔۔۔ دشوار ہے جی پہ کھیل جانا
ہر چند کہ وہ تھا بے بضاعت ۔۔۔ کی اس نے مگر بڑی شجاعت
دیکھی جرأت جو اس سخی کی ۔۔۔ دو چار نے اور پیروی کی
پھر ایک کے بعد ایک ٹپکا ۔۔۔ قطرہ قطرہ زمیں پہ ٹپکا
آخر قطروں کا بندھ گیا تار ۔۔۔ بارش لگی ہونے موسلا دھار
پانی پانی ہو گیا بیاباں ۔۔۔ سیراب ہوئے چمن خیاباں
تھی قحط سے پائمال خلقت ۔۔۔ اس مینھ سے ہوئی نہال خلقت

ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

دلیری ، سرگوشیاں ، ستیاناس ، حلاوت ، بساط ، محیط ، دلاور ، شناور ، فیاض ، جواد ، حمیت ، بضاعت ، بیاباں ، خیاباں ، ہچر مچر ، قحط ، پائمال ، شجاعت ، موسلا دھار ، خلقت ، جرأت ، جانفشانی ، برملا ، برستے ، جی پہ کھیل جانا ، ناچیز ، نہال

گیارہواں سبق

تعلیم

ہمارے ملک میں تعلیم کا بے حد چرچا ہے، جدھر دیکھو تعلیم کا زور و شور ہے، شہروں میں تعلیم، دیہاتوں میں تعلیم، امیروں میں تعلیم، غریبوں میں تعلیم، اونچے لوگوں میں تعلیم پچھڑی قوموں میں تعلیم۔ اور تعلیم بھی سیکڑوں طرح کی، حساب کی تعلیم، جغرافیہ کی تعلیم، سائنس کی تعلیم، تاریخ کی تعلیم، ادب کی تعلیم، فلسفہ کی تعلیم، نفسیات کی تعلیم، مذہب کی تعلیم، طب کی تعلیم، ڈاکٹری کی تعلیم ——— مدرسے بھی مختلف قسم کے مدرسے، سرکاری مدرسے، پبلک کے مدرسے، نیم سرکاری مدرسے، عوامی مدرسے، اونچے معیار کے مدرسے، معمولی درجے کے مدرسے ——— یہ سب کچھ ہے مگر نہیں ہے تو زندگی کی تعلیم۔ کسی مدرسے میں نہ یہ بتایا جاتا ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ کیا ہے، نہ یہ بتایا جاتا ہے کہ کھانے پینے کا سلیقہ کیا ہے۔ نہ یہ سکھایا جاتا ہے کہ بزرگوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہونا چاہیئے، نہ یہ سکھایا جاتا ہے کہ بچوں سے کیسے ملنا چاہیئے، نہ یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ استاد کا کیا حق ہے۔ نہ یہ سبق سکھایا جاتا ہے کہ شاگردوں کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیئے۔ غرض زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس کا طور طریقہ سکھا دیا جاتا ہو۔ جس کا

نتیجہ یہ ہے کہ آج پڑھے لکھے بیشمار نظر آتے ہیں۔ ڈگری رکھنے والے لاتعداد دکھائی دیتے ہیں لیکن تہذیب و آداب سے باخبر لوگ بہت کم ملتے ہیں، کالج سے سند لے کر نکل آتے ہیں اور بیٹھ کر پیشاب کرنے تک کی تمیز نہیں ہوتی۔ یونیورسٹی سے ڈگری لے کر چلے آتے ہیں اور ٹھکانے سے بیٹھ کر کھانا کھانے تک کا طریقہ نہیں معلوم ہوتا —— استاد کے خلاف ہنگامہ کرتے ہیں، ماں باپ سے لڑتے جھگڑتے ہیں، بڑوں کا مذاق اڑاتے ہیں، بچوں کو اذیت پہونچاتے ہیں۔ خدا اور رسولؐ کا نام تک نہیں لیتے، نہ نماز سے کام نہ روزے سے۔ نہ حج سے واسطہ نہ خمس و زکوٰۃ سے۔

سوچو! اگر تعلیم اسی کا نام ہے تو کیا اس تعلیم سے وہ جہالت بہتر نہیں ہے جس میں تہذیب ہو جاہل لوگ سب کی قدر کرتے ہیں، بڑوں کی عزت کرتے ہیں۔ چھوٹوں سے محبت کرتے ہیں۔ جاہل مائیں بچوں کا خیال رکھتی ہیں ان کی ہر مانگ کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور آج کل کی پڑھی لکھی مائیں چھوٹے بچوں کو گھر میں پھینک کر سینما چلی جاتی ہیں۔ انھیں بچے کے رونے پیٹنے پر بھی رحم نہیں آتا —— بڑے لڑکوں کو اپنے ساتھ سینما لے جاتی ہیں۔ اور یہ خیال بھی نہیں آتا کہ ہم تو گناہ کر ہی رہے ہیں اپنے بچے کو بھی خدا اور رسولؐ کی دشمنی پر آمادہ کر رہے ہیں۔

بچو! اب یہ طے کر لو کہ ایسی تعلیم کا ساتھ نہ دو گے جس میں ادب و تہذیب نہ ہو۔ ایسے لوگوں کی اصلاح کرو گے جو ادب و تہذیب سے دور ہیں۔ اپنے بزرگوں کا ادب کرو گے اپنے خدا اور رسولؐ کا حکم مانو گے کھڑے ہو کر کھانا نہ کھاؤ گے، کھڑے ہو کر پیشاب نہ

کرو گے سینما نہ جاؤ گے گانا نہ سنو گے، ناچ نہ دیکھو گے. کسی کی برائی نہ کرو گے. استاد کا ادب کرو گے ـــــ اگر تم نے ایسا کر لیا تو تم سے خدا بھی خوش ہوگا اور رسولؐ و امامؑ بھی ورنہ سب ناخوش ہو جائیں گے ـــــ!

ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

معیار ۔ سلیقہ ۔ جہالت ۔ تہذیب ۔ اذیّت ۔ سند

جغرافیہ ۔ فلسفہ ۔ سائنس ۔ طب ۔ نفسیات ۔ پبلک ۔

نیم سرکاری

بارہواں سبق

برسات کی بہاریں

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ باغات کی بہاریں
پودوں کی جھمجھاہٹ قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے
قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے
جنگل میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے
بچھوا دیئے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

سبزوں کی لہلہاہٹ کچھ ابر کی سیاہی
اور چھائی ہیں گھٹائیں سرخ اور سفید کاہی

سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تا بماہی
یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی

کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

کیا کیا رکھے ہے یا رب سامان تیری قدرت
بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت
سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت
تیتر پکارتے ہیں سبحان تیری قدرت

کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

بولیں بئے بٹیریں قمری پکارے کو کو
پی پی کرے پپیہا بگلا پکارے تو تو
کیا ہدہدوں کی حق حق کیا فاختوں کی ہو ہو
سب رٹ رہے ہیں تجھ کو کیا پنکھ کیا پکھیرو

کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

چھت گرنے کا کسی جا غل شور ہو رہا ہے
دیوار کا بھی دھڑکا کچھ ہوش کھو رہا ہے
ڈر ڈر حویلی والا ہر آن رو رہا ہے
مفلس تو جھونپڑے میں دل شاد سو رہا ہے

کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

جو اس ہوا میں یارو دولت میں کچھ بڑے ہیں
ہے ان کے سر پہ چھتری ہاتھی پہ وہ چڑھے ہیں
ہم سے غریب غُربا کیچڑ میں گر پڑے ہیں
ہاتھوں میں جوتیاں ہیں اور پائنچے چڑھے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

کیچڑ سے ہو رہی ہے جس جا زمیں پھسلنی
مشکل ہوئی ہے واں سے ہر اک کو راہ چلنی
پھسلا جو پاؤں پگڑی مشکل ہے پھر سنبھلنی
جوتی گری تو واں سے کیا تاب پھر نکلنی
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

گھات ۔ **سرخ** ۔ **کاہی** ۔ **ماہ** ۔ **پنکھ پکھیرو** ۔ ماہی ۔
سبحان ۔ غل ۔ شاد ۔ تاب ۔ رب ۔ مفلس
غُربا ۔ قمری

تیرہواں سبق

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

ولادت:۔ ۱۷؍ربیع الاول سنہ عام الفیل

وفات:۔ ۲۸؍صفر سنہ ۱۱ھ

مقام ولادت:۔ مکہ معظمہ

روضۂ اقدس:۔ مدینۂ منورہ

والد کا نام:۔ حضرت عبداللہ

والدہ کا نام:۔ جناب آمنہ

انبیاء و مرسلین کے سردار، دین و دنیا کے مالک، قیامت کے دن ہم گنہگاروں کے بخشوانے والے، اللہ کے پیارے، انسانوں کے محسن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آج سے تقریباً چودہ سو چھتر سال پہلے مکہ میں پیدا ہوئے۔

آپ کی ولادت کی تاریخ ۱۷؍ربیع الاول سنہ عام الفیل ہے۔

آپ اتنے سچے اور ایماندار تھے کہ آپ کے دشمن بھی آپ کو صادق اور امین

کہہ کر پکارتے تھے۔ چالیس سال کی عمر میں اللہ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ انسانوں کو اللہ کا پیغام سنائیے اور بھٹکے ہوؤں کو اسلام کی سچّی اور سیدھی راہ دکھائیے۔

آپ نے اللہ کے حکم سے اسلام پھیلانا شروع کیا تو مکّہ کے لوگ آپ کے دشمن ہو گئے۔ آپ کو طرح طرح سے ستانے لگے لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ آپ شکستہ خاطر نہیں ہوتے تو انھوں نے آپ کو قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ایک رات کو بہت سے آدمیوں نے مل کر آپ کا مکان گھیر لیا اور یہ چاہا کہ آپ کو قتل کر دیں اللہ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ اپنے بستر پر علی علیہ السلام کو سلا کر اسی رات میں مکّہ سے مدینہ چلے جائیں چنانچہ آپ گھر سے اس طرح نکلے کہ دشمن آپ کو نہیں دیکھ سکے اور آپ مدینہ کو روانہ ہو گئے۔

اسی واقعہ کو ہجرت کا واقعہ کہتے ہیں ہمارا اسلامی سال اسی واقعہ سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے ہم اسے ہجری سال کہتے ہیں۔

مدینہ میں بھی آپ کو آرام سے رہنا نہیں ملا چنانچہ عربوں اور یہودیوں سے آپ کی کئی لڑائیاں ہوئیں۔ ان میں بدر، احد، احزاب خیبر اور حنین کی لڑائیاں بہت مشہور رہیں۔ آپ ان لڑائیوں میں کامیاب ہوئے اور پورے عربستان پر آپ کا قبضہ ہو گیا۔

آخر میں مکّہ بھی فتح ہو گیا۔ مکّہ والوں نے آپ کو بہت ستایا تھا آپ سے بہت لڑائیاں لڑی تھیں۔ لیکن جب آپ نے مکہ فتح کیا تو آپ نے ان سے کوئی بدلہ

نہیں لیا۔ آپ نے اپنے سب دشمنوں کو معاف کر دیا۔

آپ کو اللہ نے قرآن شریف دیا جو اللہ کی آخری کتاب ہے۔ آپ کے بعد اللہ نے ہماری ہدایت کے لئے بارہ امام مقرّر فرمائے جن میں سے بارہویں امام اب بھی زندہ و سلامت ہیں ہمارے سچّے نبی نے اپنی زندگی میں سب اماموں کے نام مسلمانوں کو بتا دیئے تھے۔

آپ نے اللہ کے اچھے اور سچّے دین کا جھنڈا اس شان سے بلند کیا کہ آج تک دنیا کے کروڑوں آدمی اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہیں۔

آپ نے ترسٹھ سال کی عمر پائی۔ ۲۸ صفر ۱۱ھ کو انتقال کیا۔ آپ کی قبر مدینہ منورہ میں ہے۔

آپ کو اللہ نے بہت سے معجزے دیئے تھے۔ آپ جس سوکھے درخت کے نیچے بیٹھ جاتے وہ ہرا بھرا ہو جاتا، جس اندھے کنویں میں لعاب دہن ڈال دیتے اس میں پانی پیدا ہو جاتا۔ جس سنگریزے کو ہاتھ میں اٹھا لیتے وہ تسبیح پڑھنے لگتا۔

ایک مرتبہ دشمنوں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ اللہ کے سچّے نبیؐ ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر دیجئے۔ آپ نے چاند کی طرف انگلی اٹھائی تو اس کے دو ٹکڑے ہو گئے تھوڑی دیر الگ رہ کر یہ دونوں ٹکڑے پھر آپس میں مل گئے۔ آپ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن ہے جو آج بھی ہمارے سامنے ہے جس کا جواب آج تک کوئی نہ لا سکا۔

آپ کا ہم پر یہ بڑا احسان ہے کہ آپ نے ہمیں اسلام کی نعمت دی۔

ہزاروں درود و سلام ہوں آپ پر اور آپ کے اہل بیتؑ پر۔

سوالات

۱۔ ہمارے نبیؐ کب پیدا ہوئے تھے۔؟

۲۔ ہجرت کا واقعہ کیا ہے۔؟

۳۔ ہمارے سال کو ہجری کیوں کہا جاتا ہے۔؟

۴۔ آپ کے معجزات کیا تھے۔؟

۵۔ مکّہ کے فتح ہو جانے پر آپ نے دشمنوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔؟

۶۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔؟

محسن ۔ وحدانیت ۔ لعاب ۔ سنگریزہ ۔ درود ۔
محمد ۔ مصطفٰےؐ ۔ امین ۔ شکستہ خاطر ۔ بدر ۔
عام الفیل ۔ معجزہ

چودھواں سبق

معراج

وہ چلا براق پہ جس گھڑی تو زمیں کے بعد ہوا میں تھا
رہی پیچھے تھک کے ہوا اِدھر، وہ ہوا سے آگے فضا میں تھا
ہوئی دم زدن میں فضا بھی طے، وہ فضا سے بڑھ کے سما میں تھا
کششِ اور بڑھ گئی عشق کی وہ سما سے قربِ خدا میں تھا
تو ملک پکارے کہ مصطفےٰ "بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ"
ہوئی عرشِ فرش کی جب بنا تو زمانہ تیرہ و تار تھا
نہ قمر کی چاندنی کا نشاں نہ پتہ تھا پرتوِ مہر کا
تو حجابِ راز سے دفعتاً یہی نورِ پاک چمک اٹھا
تو فضا میں شورِ درود تھا، کہ جہاں کا رنگ بدل گیا
گئی تیرگی ہوئی روشنی "کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ"
یہ وہ ذات ہے جسے حق نے رکھا جلالتوں کے حجاب میں
اسی برقِ حسن کا گھر کبھی تھا تجلیوں کے سحاب میں

یہ وہ نور ہے کبھی جس کا سایہ نظر نہ آسکا خواب میں
اسے لاکھوں غوطے دیئے گئے ہیں فضیلتوں کے گلاب میں

اسے ایسا پاک بنا دیا "حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ"

وہ نبیؐ کا حسن و جمال تھا کہ درود بھیجتا تھا خدا
یہی شور صل علی النبیؐ کا ملائکہ میں سدا رہا
شب و روز شام و سحر ہمیشہ وہ رحمتوں میں گھرا رہا
مگر اس کی امت خاص کا جو دلاس چہرہ نظر پڑا

تو خدا نے اذن یہ دے دیا "صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ"

ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

معراج۔ فضا۔ دم زدن۔ کشش۔ عرش۔ فرش۔ پرتو۔ مہر۔ قرب
تیرہ و تار۔ قمر۔ حجاب۔ مصطفیٰ۔ برق۔ تجلی۔ سحاب۔ سدا۔
شب۔ سحر۔ اذن

رباعی اور اس کا ترجمہ یاد کرو

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ	آپ نے کمالات کی بلندیوں کو پا لیا
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ	اپنے حسن و جمال سے تاریکیوں کا خاتمہ کر دیا
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ	آپ کی ہر صفت پاکیزہ اور حسین ہے
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ	پیغمبرؐ اور ان کی آل پاک پر درود بھیجو

پندرہواں سبق

حضرت علی علیہ السلام

ولادت:۔ ۱۳؍رجب ۳۰ عام الفیل   شہادت:۔ ۲۱؍رمضان ۴۰ ہجری

مقام ولادت:۔ خانہ کعبہ (مکہ معظمہ)   روضۂ اقدس:۔ نجف اشرف۔

والد کا نام:۔ حضرت ابوطالبؑ عمران   والدہ کا نام:۔ فاطمہؑ بنت اسد۔

ہمارے پہلے امام حضرت علی علیہ السلام ۱۳؍رجب کو کعبہ کے اندر پیدا ہوئے نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اولاد کی طرح پالا پوسا۔ یہ وہ وقت تھا کہ سارے عربستان میں بت پرستی پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن آپ پیدائش کے وقت سے عالم اور معصوم تھے۔

جب آپ دس برس کے ہوئے تو ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ اس اعلان کے ساتھ ہی حضرت علی علیہ السلام نے اپنی جاں نثاری کا اعلان فرمایا۔

مکہ میں اللہ کے پاک نبی پر جتنے ظلم ہوتے تھے وہ آپ پر بھی ہوتے تھے۔ لیکن آپ کمسنی کے باوجود محض اللہ اور اسلام کے لئے یہ ظلم بڑی خاموشی سے برداشت

کرتے رہے۔ آخر وہ دن بھی آگیا جب ہمارے نبیؐ مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے۔
ہجرت کی رات رسول اکرمؐ کا مکان دشمنوں نے گھیر رکھا تھا مگر حضرت رسول اکرمؐ کی جان بچانے کے لئے حضرت علی علیہ السلام آپ کے بستر پر سو گئے۔ کافر یہ سوچ کر مطمئن رہے کہ رسول اکرمؐ سو رہے ہیں اور اللہ کے پاک نبی آرام سے مدینہ چلے گئے۔ اس طرح حضرت علی علیہ السلام نے اپنی جان جوکھم میں ڈال کے رسولؐ اللہ کی جان بچائی۔

ہجرت کے بعد حضرت علی علیہ السلام بھی مدینہ چلے گئے۔

دشمنوں نے اسلام اور اللہ کا نام مٹانے کے لئے مسلمانوں پر کئی مرتبہ چڑھائی کی۔ بدر، احد، خیبر، اور احزاب وغیرہ میں مسلمانوں اور کافروں کے مابین سخت جنگ ہوئی۔ حضرت علی علیہ السلام نے ان لڑائیوں میں خاص حصہ لیا۔ اور آپ ہی کی بدولت مسلمانوں کو ہر مرتبہ کافروں کے مقابلہ میں کامیابی ہوئی۔

اللہ کے پاک رسولؐ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑ کی شادی آپ سے کردی تھی ــــــــ اللہ نے آپ کو دو بیٹے امام حسنؑ اور امام حسینؑ عنایت فرمائے۔ ان کے علاوہ دو بیٹیاں حضرت زینبؑ اور حضرت ام کلثومؑ بھی آپ کے یہاں پیدا ہوئیں۔ جناب محسن ماں کے پیٹ میں شہید ہوئے۔

رسولؐ کریم ان چاروں بچوں کو جان سے زیادہ چاہتے تھے۔

رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت علی علیہ السلام

نے قرآن پاک جمع کیا اور مسلمانوں میں تبلیغ و ہدایت فرماتے رہے۔ قرآن مجید اور حدیث و تاریخ کی رو سے آپ ہی رسول کے بعد ان کے پہلے خلیفہ ہیں۔

۳۵ھ ہجری میں آپ کو تمام مسلمانوں نے اپنا حاکم چن لیا اس زمانہ میں آپ کو تین بڑی لڑائیاں لڑنا پڑیں۔ جو جمل، صفین اور نہروان کے ناموں سے مشہور ہیں۔

۱۹ رمضان ۴۰ھ ہجری میں آپ کو عین اس وقت جبکہ آپ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے سجدہ کی حالت میں عبدالرحمان بن ملجم نے تلوار سے زخمی کیا اور ۲۱ رمضان ۴۰ھ کو آپ کی شہادت ہوئی۔

حضرت علی علیہ السّلام بہت بڑے عالم تھے، بڑے بہادر تھے بڑے سخی تھے بڑے عبادت گذار تھے غریبوں کے بڑے ہمدرد تھے۔ اور خود فاقہ کر کے بھی دوسروں کا پیٹ بھرنا ضروری سمجھتے تھے جس زمانے میں آپ ساری اسلامی دنیا کے بادشاہ تھے اس وقت بھی آپ پیوند لگے کپڑے پہنتے اور روکھی سوکھی غذا پر قناعت کرتے۔ آپ کی زندگی سادگی کا ایک اعلیٰ نمونہ تھی۔ اپنی روزی کے لئے آپ باغوں میں مزدوری کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتے تھے۔ اور اس طرح جو تھوڑی بہت آمدنی آپ کو ہو جاتی اسے بھی اللہ کی راہ اور مسلمانوں کی خدمت میں خرچ کر دیتے تھے۔

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے خلیفہ اور جانشین ہیں۔ اللہ

کی نگاہ میں آپ کا بڑا مرتبہ ہے۔ قیامت کے دن آپ جنّت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہوں گے۔ آپ ہی حوض کوثر کے ساقی ہوں گے آپ کے دوست جنّت میں جائیں گے اور آپ کے دشمن جنّت کی بو بھی نہیں سونگھ سکیں گے۔

اللہ کی نگاہوں میں آپ کا مرتبہ اس لئے ہے کہ آپ جیئے تو اللہ کے لئے اور مرے تو اللہ کے لئے۔ آپ نے محبت کی تو اللہ کے لئے اور جنگ کی تو اللہ کے لئے۔ اللہ نے اس کا یہ بدلہ دیا کہ دنیا میں آپ ایمان والوں کے سردار قرار پائے اور آخرت کے انعام میں کیا کہنا! جنّت آپ کی بلکہ آپ کے غلاموں کی ملکیت ہو گی۔

یہ ہے اللہ کے دربار میں مجسّم اسلام و ایمان کی شان اور اسلام کے سلئے اس کی خدمت کا بدلہ۔!

خدا ہمیں بھی آپ کی پیروی میں ایک سچّا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوالات

۱۔ حضرت علیؑ کی اولاد کے نام کیا کیا تھے؟

۲۔ آپ کے کارناموں کو گناؤ۔

۳۔ آپ کو اتنے مرتبے کیوں ملے؟

۴۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

عام الفیل۔ اسد۔ پیوند۔ غذا۔ شبیہ۔ مجسّم۔
توفیق ہجرت۔ احزاب جمل۔ صفین۔ نہروان۔ عربستان
جوکھم۔ قناعت۔ ساقی۔

سولھواں سبق

حُبِّ حیدر ہی معیارِ ایمان ہے

ہر بلندی خرد اور کمالات کی
ہے نبیؐ کے لئے یا علیؑ کے لئے
چن لیا اس لئے ہیں نے بابِ علیؑ
اپنے افکار کی برتری کے لئے

حکم تو مل گیا بندگی کا مگر
بندگی جس کی تھی تھا بعید نظر
خانۂ حق کی دیوار نے ٹوٹ کر
اک وسیلہ دیا بندگی کے لئے

حُبِّ حیدر ہی معیارِ ایمان ہے
بہر تصدیق بوذرؓ ہے سلمانؓ ہے
سب سے بڑھ کر محمدؐ کا فرمان ہے
اور کیا چاہیئے آگہی کے لئے

میرے مولاؑ کے قبضہ ہیں لوح و قلم
میرا مولاؑ مدارِ وجود و عدم
میرے مولاؑ کے دوش نبیؐ پر قدم
حوصلہ چاہیئے ہمسری کے لئے

میری بالیں پہ بھی ہوگا نورِ علیؑ　　میرے مرقد میں بھی ہوگا نورِ علیؑ
تم نے حیدؑر سے کیوں دشمنی مول لی　　اب ترستے رہو روشنی کے لئے

آپ سجدوں پہ سجدے کئے جایئے　　آپ قرآن دھو کر پئے جایئے
جو بھی آئے سمجھ میں کئے جایئے　　شرط کچھ اور ہے بندگی کے لئے

وہ علیؑ جو دو عالم کا مختار ہے　　وہ علیؑ جو مشیت کی تلوار ہے
اس کو منظور امت کا ہر دار ہے　　صرف اسلام کی زندگی کے لئے

سوالات

۱۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

خرد ۔ باب ۔ افکار ۔ برتری ۔ بعید ۔ خانہ ۔ وسیلہ ۔ حب معیار ۔ تصدیق ۔ آگہی ۔ لوح ۔ وجود ۔ مدار ۔ عدم ۔ دوش بالیں ۔ مرقد ۔ مشیت ۔ ہمسری ۔

۲۔ تیسرے اور چوتھے بند میں شاعر نے کیا کہا ہے اس کا مطلب بتاؤ؟

سترہواں سبق

حضرت فاطمہ زہراؑ

ولادت:۔ ۲۰ رجمادی الثانیہ ۵ بعثت   وفات:۔ ۳ رجمادی الثانیہ ۱۱ھ

مقام ولادت:۔ مکہ مکرمہ   مزار اقدس:۔ جنت البقیع۔ (مدینہ منورہ)

والد کا نام:۔ حضرت محمد مصطفٰےؐ   والدہ کا نام۔ خدیجہؑ بنت خویلد

اسلام کی شہزادی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام بعثت کے پانچویں سال یعنی ہجری سنہ شروع ہونے سے ۸ سال پہلے ۲۰ رجمادی الثانیہ کو پیدا ہوئیں اسی سال خانۂ کعبہ کی دوبارہ تعمیر ہوئی۔

۷ بعثت میں اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب ان کے چاہنے والے اور خاص ہمدردوں کے ساتھ شعب ابی طالب میں کفار مکہ نے قید کیا تو اپنی ماں حضرت خدیجہؑ کی گود میں چند سال کی ننھی سی جان فاطمہ زہراؑ بھی ماں باپ کے ساتھ قید کی سختیاں جھیلنے کے لئے گئیں۔ اور ۹ بعثت میں جب قید سخت سے رہائی ہوئی تو چند ہفتوں کے بعد آپ کی والدہ

حضرت خدیجہ کا انتقال ہو گیا۔ اور اب باپ کی شفقت کے علاوہ ماں کی محبت بھی حضرت فاطمہؑ کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتی تھی۔ اللہ کے محبوب رسول کفار مکہ کے ہاتھوں زخمی ہو کر جب گھر میں آتے تو چاہنے والی بیٹی زخمی باپ کو دیکھ کر رو پڑتی اور زخموں سے خون کو صاف کر کے مرہم پٹی کرتی۔ کئی مرتبہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے اپنے شفیق باپ کی گردن سے کفار کے پھینکے ہوئے اوجھڑیوں کے پھندے کھولے اور آپ کے اوپر سے اونٹوں کی غلاظت کو دور کیا۔

اللہ کے پیارے رسولؐ نے جب ہجرت فرمائی تو اپنی پیاری بیٹی فاطمہؑ کو ساتھ نہ لے جا سکے بلکہ آپ فاطمہ بنت اسد اور دوسری بی بیوں کے ساتھ حضرت علیؑ کے ہمراہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئیں تو تنہا ہیں بیٹی نے شفیق باپ سے ملاقات کی۔

مدینہ پہنچ کر اللہ کے محبوب رسولؐ نے اپنی پیاری اور اکلوتی بیٹی کی شادی خدا کے حکم سے اپنے چچا زاد بھائی حضرت علیؑ سے کردی۔ شادی اس سادگی سے ہوئی جو اسلام کے شایان شان تھی۔ جہیز میں مٹی کے برتن۔ آٹا پیسنے کی چکی اور لیف خرما کے گدے اور تکیے دیئے گئے۔ مالک کائنات کی اکلوتی بیٹی کا کل یہی جہیز تھا۔ حضرت علیؑ کی دی ہوئی مہر کی رقم سے مہیا کیا گیا تھا۔

نجران کے عیسائیوں کے مقابلے میں خدا کے رسولؐ جب مباہلہ کے لئے تشریف لے گئے تو خدا کے حکم سے اپنی چہیتی اور اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑ کو بھی لے

گئے تھے۔

آیۂ تطہیر آپ ہی کے گھر میں اس وقت اتری جب پنجتن آپ ہی کی چادر میں جمع تھے۔ آپ کی پانچ اولادیں ہوئیں۔ حضرت حسنؑ اور حسینؑ آپ کے دونوں فرزند امام ہوئے۔ جناب زینبؑ جناب امّ کلثومؑ آپ کی بیٹیاں تھیں جنھوں نے واقعہ کربلا میں بڑے بڑے کام کئے۔

آپ کے آخری بیٹے جن کا نام پیدا ہونے سے پہلے ہمارے رسولؐ نے جناب محسن رکھا تھا وہ پیدا ہونے سے پہلے ہی ماں کے پیٹ میں شہید ہوئے اور جناب فاطمہؑ نے بھی اس کے بعد اسی بیماری اور زخم کی وجہ سے انتقال کیا جو دشمنوں کے ہاتھوں آپ کو پہنچا تھا۔

سوالات

۱۔ جناب فاطمہؑ کب پیدا ہوئیں؟

۲۔ رسولؐ خدا کو زخمی دیکھ کر جناب معصومہؑ کیا کرتی تھیں؟

۳۔ آیۂ تطہیر کہاں اور کب نازل ہوئی؟

۴۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

شعب۔ شفقت۔ مباہلہ۔ فاطمہ۔ قبا۔ لیف۔ نجران۔ جہیز بعثت۔ ہمراہ۔ مہر

اٹھارہواں سبق

مادرِ ائمہؑ

نبیؐ کی بیٹی، علیؑ کی زوجہ، کنیزِ حق ۔ مادرِ ائمہؑ
جہاں میں کوئی نہ ایسی بیٹی۔ نہ ایسی مادر، نہ ایسی زوجہ

کئے ہیں دنیا میں کام جیسے، خدا نے بخشے ہیں نام ویسے
بتول، صدیقہ، زہرا، عذرا، محدّثہ، طاہرہ، ذکیہ

لباس سادہ، مکان سادہ، مزاج دینی۔ کلام شیریں
زباں پہ تسبیح۔ لب پہ قرآں، زمیں پہ بستر، خدا پہ تکیہ

نماز کی شان اللہ اللہ، ہے دین کی جان اللہ اللہ
زمیں پہ محوِ نماز زہراؑ، فلک پہ نورِ جبین کا جلوہ

یہ بستیاں سب ہیں فاطمہؑ کی، نجف، خراسان، مکہ، خضرا
دمشق، سامرہ، کربلا، قم، مدینہ و کاظمین و کوفہ

انھیں کے ایثار اور کرم کے بشر بھی شاہد ملک بھی شاہد
نبیؐ بھی شاہد۔ خدا بھی شاہد، گواہ ہے ھل اتیٰ کا سورہ

جہادِ شبیرؑ، صلح شبرؑ، وقارِ کلثوم، عزم زینبؑ
ہر ایک کردار بے بدل ہے، ہر اک میں ہے فاطمہؑ کا جلوہ

سبق زمانے کی عورتوں نے حیا و غیرت کا ان سے سیکھا
انھیں کا احسان ہے کہ اب تک جہان میں ہے رواج پردہ

مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹے مگر تھا شکرِ خدا زباں پر
ہنسی خوشی زندگی بسر کی، لبوں پہ آیا کبھی نہ شکوہ

کبھی کوئی خالی ہاتھ پلٹا نہ دخترِ مصطفیٰؐ کے در سے
ہر ایک سائل کی جھولی بھر دی، گزر گیا اپنے گھر میں فاقہ

یہ مالکہ ہیں وہ خادمہ ہے مگر شرف ہے یہ تربیت کا
کہ شاہزادی کے نام کے ساتھ لے رہا ہوں میں نامِ فضہ

کنیز ہے یہ مگر اسی سے حدیث و قرآں کی بات پوچھو
یہ فیض تعلیم فاطمہؑ ہے، کہ خاک سے بن گئی ہے فضہ

سوالات

۱۔ چھٹے شعر کا مطلب بتاؤ۔

۲۔ الفاظ کے معانی بتاؤ۔

مادر، ائمہ، زوجہ، بتول، صدیقہ، زہرا، عذرا، محدّثہ، طاہرہ، ذکیہ، شیریں، ناکیہ، محو، جبیں، خضرا، ھل اتیٰ، فضہ۔ فیض، بسر کرنا، جلوہ، وقار، عزم

انیسواں سبق

امام حسن علیہ السلام

ولادت:- ۱۵ رمضان ۳ھ ہجری
شہادت:- ۲۸ صفر ۵۰ھ ہجری
مقام ولادت:- مدینہ منورہ
مزار اقدس:- جنت البقیع (مدینہ منورہ)
والد کا نام:- حضرت علی علیہ السلام
والدہ کا نام:- حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

امام حسن علیہ السلام ہمارے دوسرے امام ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے تھے اور نبی کریمؐ آپ سے بڑی محبت فرماتے تھے اللہ کی نگاہ میں آپ کا بڑا رتبہ ہے آپ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور آپ کی محبت خود اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر واجب کی ہے۔

آپ سر سے سینہ تک بالکل رسول اللہ کی تصویر تھے۔

آپ بڑے صابر امام تھے۔ اگر کوئی دشمن آپ کے منھ پر آپ کو برا کہتا تب بھی آپ خاموش رہتے۔ یہی نہیں بلکہ اس کی خدمت کرتے اس پر احسان فرماتے اور اس طرح محض اپنے اخلاق سے اس کا دل جیت لیتے تھے۔

حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ کو پوری اسلامی دنیا کی

بادشاہت ملی، عراق، عرب، ایران، یمن اور مصر کی بادشاہت! لیکن زمانہ میں اسلام کے دشمنوں نے سر اٹھایا اور یہ چاہا کہ اسلام کو مٹا دیں، اللہ کی زمین سے اللہ کا نام مٹ جائے آپ نے ایک محافظ کی حیثیت سے محض اسلام کو بچانے کے لئے اتنی بڑی بادشاہت کو ٹھوکر مار دی اور اسلام کی تبلیغ کا کام سنبھال لیا۔ آپ نے دولت، حکومت اور خزانہ سب کو چھوڑ دیا تاکہ اسلام کو بچا لیں اور آپ کی اس عظیم قربانی کا یہ نتیجہ نکلا کہ دشمن مجبور ہو گئے اسلام باقی رہا اور آج اللہ کا سچا اور اچھا دین دنیا میں موجود ہے۔ آپ بڑے بہادر تھے۔ ایک مرتبہ صفین کی لڑائی میں آپ نے دشمنوں پر حملہ کیا، دشمن کے پاس ایک لاکھ سے زیادہ سپاہی موجود تھے۔ لیکن آپ ذرا بھی نہیں ڈرے۔ اور ایسا سخت حملہ کیا کہ لشکر میں بھگڈر مچ گئی۔ اور آپ دشمن کے خیمہ تک پہونچ گئے۔ بڑے بڑے بہادروں نے اس موقع پر آپ کی بہادری کا لوہا مان لیا۔

آپ بڑے سخی تھے۔ کئی مرتبہ آپ نے اپنا سارا اسباب اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیا۔ آپ کا دروازہ ہمیشہ غریبوں کے لئے کھلا رہتا تھا جو آتا مالامال ہو کر جاتا دن بھر غریبوں اور مسافروں کی دعوت کا سلسلہ جاری رہتا اور آپ کے در سے کوئی محروم نہیں پلٹتا۔

آپ نے پچیس حج پاپیادہ کئے۔

آپ نے اللہ اور اسلام کے لئے یہی نہیں کہ اپنی بادشاہت چھوڑ دی

بلکہ اللہ کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کر دی۔ چنانچہ آپ کو زہر دیا گیا۔ جس سے آپ شہید ہو گئے۔

امام حسن علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ ایک سچے مسلمان کو نہ جان پیاری ہوتی ہے اور نہ مال۔ اسے تو بس اللہ اور اسلام سے پیار ہوتا ہے اور وہ اللہ کا نام اونچا رکھنے اور اسلام کو زندہ رکھنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر سکتا ہے۔ اللہ نے بھی آپ کی اس قربانی کی پوری قدر کی۔ آپ نے اللہ کے لئے دنیا کی بادشاہت چھوڑ دی۔ اللہ نے آپ کو جنّت کی بادشاہت عنایت کر دی۔ آپ نے اللہ کی محبّت میں اپنی جان قربان کر دی۔ اللہ نے آپ کی محبّت کو ایمان کا جزو قرار دے دیا۔ یہ ہے۔ اللہ کے دربار سے ایک واقعی محافظ اسلام کا صلہ۔

مدینہ میں ایک قبرستان ہے جسے جنّت البقیع کہتے ہیں۔ آپ کی قبر اسی قبرستان میں ہے۔ یہیں آپ کی والدہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی قبر بھی ہے۔ سچے مسلمان مدینہ جاتے ہیں تو رسولؐ اللہ کے مزار کی زیارت کے بعد آپ کی زیارت کے لئے بھی حاضر ہوتے ہیں۔

سوالات

۱۔ امام حسنؑ نے کیوں صلح کر لی ؟

۲۔ آپ کی شجاعت کا واقعہ سناؤ۔

۳۔ آپ کی قبر کہاں ہے ؟

۴۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

صابر ۔ احسان ۔ عظیم ۔ پاپیادہ ۔ صلہ ۔ مزار ۔ محافظ ۔ صفین

بیسواں سبق

صُلحِ حَسَنؑ علیہ السلام

صلح خوشبوئے محبت ہے گلستاں کے لئے
روح تہذیب ہے اس عالم امکاں کے لئے
صلح، اللہ کی رحمت ہے ہر انساں کے لئے
صلح معیار شجاعت ہے مسلماں کے لئے

کارفرما نہیں یہ بھی ہے کرار کا کام
اہلِ حق صلح سے لے لیتے ہیں تلوار کا کام

صلح شبنم ہی نہیں، برق شرر بار بھی ہے
صبر خاموش بھی ہے جرأت انکار بھی ہے
خنکئ بزم بھی ہے گرمی پیکار بھی ہے
صلح ایماں کے لئے فتح کا معیار بھی ہے

جب کمیں گاہوں سے ناوک فگنی ہوتی ہے
پردۂ صلح میں خیبر شکنی ہوتی ہے

صلح آئینہ اخلاق و وفا ہے یارو
صلح اسلام کے چہرے کی ضیا ہے یارو
صلح بھی جرأت و ہمت کی ادا ہے یارو
صلح بھی کفر سے اک طرز وغا ہے یارو

صلح کب زورِ الٰہی کی طلبگار نہیں
فرق اتنا ہے کہ اس تیغ میں جھنکار نہیں

سبط اکبر ترا انداز وغا کیا کہنا　　زندہ باد اے حسنؑ سبز قبا کیا کہنا
زور بازوئے شہ عقدہ کشا کیا کہنا　　اس خموشی پہ ہر انداز فدا کیا کہنا
زلزلے آنے لگے بزم جفا کوشی میں
کربلا بول رہی تھی تری خاموشی میں

تو نے بتلایا کہ دولت نہیں حق کا مقصود　　منحصر صرف حکومت پہ نہیں دین کا وجود
کثرت فوج سے ہوتی نہیں ایماں کی نمود　　مال اور زر کو سمجھتے ہیں جو اپنا معبود
تخت اور تاج ہیں ان اہل سیاست کے لئے
بوریا کافی ہے نانا کی خلافت کے لئے

صلح ٹھوکر ہے منافق کی سیاست کے لئے　　صلح اک ضرب ہے باطل کی حکومت کے لئے
صلح آئینہ ہے ہر چشم بصیرت کے لئے　　صلح ہوتی ہے مشیت کی ضرورت کے لئے
کفر و اسلام کی پہچان نہیں ہے تجھ کو
معترض! صلح کا عرفان نہیں ہے تجھ کو

۱۔ ان الفاظ کے معنی بتائیے۔

ضرب۔ فرار۔ شرربار۔ پیکار۔ کمیں گاہ۔ ناوک فگنی۔ ضیا۔ وغا۔ سبز قبا۔ نمود۔ عقدہ کشا۔ چشم۔ بصیرت۔ معترض۔ عرفان۔ خنکی۔ سبط۔ روح۔ تیغ۔ سبط اکبر

۲۔ آخری بند کا مطلب بتائیے۔

اکیسواں سبق

امام حسین علیہ السلام

ولادت ۔ ۳ شعبان ۴ھ ہجری　　شہادت ۱۰ محرم ۶۱ھ ہجری

مقام ولادت : مدینہ منوّرہ ۔　　مزار اقدس : کربلائے معلّیٰ ۔

امام حسین علیہ السلام ہمارے پاک نبیؐ کے نواسے اور حضرت علی علیہ السّلام کے فرزند تھے۔ آپ امام حسن علیہ السّلام کے چھوٹے بھائی تھے آپ بھی امام حسن علیہ السّلام کی طرح جنّت کے سردار اور مسلمانوں کے امیر ہیں۔ آپ کے جسم کا حصہ سینہ کے نیچے سے پیروں تک رسولؐ کے حصّہ جسم سے بہت مشابہ تھا۔

نانا رسول اللہؐ اپنے دونوں نواسوں سے بے حد محبّت کرتے تھے اللہ بھی ان دونوں سے بیحد محبّت کرتا ہے۔ چنانچہ ان کی محبّت ہی ایمان کہلاتی ہے۔

امام حسین علیہ السّلام کی زندگی میں ایک موقع ایسا آگیا کہ دشمنوں نے اسلام مٹا دینے کی ٹھان لی۔ امام اس وقت مدینہ میں تھے۔ آپ نے جیسے

ہی یہ حالت دیکھی ایک سچے امام کی حیثیت سے یہ فیصلہ کر لیا کہ میں مر جاؤں گا لیکن اسلام کو نہیں مرنے دوں گا۔ میں خود مٹ جاؤں گا لیکن اللہ کا نام نہیں مٹنے دوں گا چنانچہ آپ اپنے بچوں، عزیزوں، اور دوستوں کو ساتھ لے کر اور مدینہ چھوڑ کر عراق روانہ ہو گئے۔ کربلا میں دشمنوں نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ آپ کے لشکر میں بوڑھے، جوان، اور بچے ملا کر بہتّر آدمی تھے۔ اور دشمن تیس ہزار تھے لیکن آپ نے ہمت نہیں ہاری اور اسلام کے لئے جان قربان کرنے پر تیار ہو گئے۔

محرّم کی چوتھی تاریخ سے آپ پر پانی بند کر دیا گیا ساتویں تاریخ سے قحط آب ہو گیا۔ بچے پیاس سے بلکنے لگے۔ لیکن اللہ اور اسلام کی خاطر آپ نے یہ مصیبت بخوشی برداشت کر لی اور دسویں محرّم کو کربلا کی سرزمین پر اللہ اور اسلام کے لئے آپ نے انسانی تاریخ کی سب سے بڑی قربانی پیش کر دی۔

آپ کے جاں نثار ساتھی تین دن کے بھوکے پیاسے مسلمان بڑی بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے اسلام پر نثار ہو گئے۔ آپ کے بھائی حضرت عباسؑ کے شانے کٹ گئے۔ آپ کے بھتیجے حضرت قاسمؑ کی لاش پامال کر ڈالی گئی۔ آپ کے جوان فرزند حضرت علی اکبرؑ کا سینہ برچھی سے چھد گیا۔ لیکن آپ نے اللہ کی محبّت اور اسلام کی بقا کے لئے یہ سارے مصائب برداشت کئے۔ آخر کار عصر کے وقت خود آپ کو بھی سجدہ کی حالت میں بھوکا پیاسا ذبح کر ڈالا گیا۔ آپ کا مال واسباب لوٹ لیا گیا۔ آپ کے خیمے جلا دیئے گئے۔ آپ کے گھر کی عورتوں کے سروں سے

چادریں چھین لی گئیں۔ آپ کے بیمار بیٹے امام زین العابدین علیہ السلام اور عورتوں کو قید کرکے کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام لے جایا گیا۔ غرض آپ پر ہر طرح کی مصیبت ٹوٹی لیکن آپ نے اللہ اور اسلام کے لئے سب کچھ برداشت کیا اور آج اگر دنیا میں اسلام زندہ ہے تو یہ آپ کی اسی قربانی کا صدقہ ہے۔

امام حسین علیہ السلام ایسے بہادر تھے کہ تین دن کی بھوک و پیاس کے باوجود ہزاروں کے لشکر سے اکیلے لڑے۔ آپ ایسے نمازی تھے کہ آپ کا سر بھی سجدۂ خالق میں تن سے جدا کیا گیا۔ اور اللہ کے ایسے چاہنے والے تھے کہ آپ نے اپنی اور اپنی اولاد کی جانیں بھی اسلام پر قربان کر دیں۔

امام حسین علیہ السّلام کربلا جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک ہزار دشمنوں نے آپ کا راستہ روکا۔ یہ دشمن اس وقت پیاسے تھے اور ان کے پاس پانی نہیں تھا۔ آپ نے نہ صرف یہ کہ ان ایک ہزار آدمیوں کو پانی پلا دیا بلکہ ان کے گھوڑوں کو بھی سیراب کیا۔ آپ جانتے تھے کہ آگے چل کر پانی نہیں ملے گا اور آپ کو اور آپ کے بچوں تک کو پیاسا رہنا پڑے گا۔ لیکن آپ نے اپنی پیاس قبول کی مگر اپنے دشمنوں کی پیاس بجھا دی یہ تھی وہ سچی انسانیت جس کی تعلیم ہمارے اماموں نے ہمیں دی ہے۔ خود دکھ جھیل کر دوسروں کی مدد کرنا ہی سچّی انسانیت ہے۔ اور ہمارے سب امام اسی کی

تعلیم دیتے رہے ہیں۔
اللہ ہمیں بھی اس سچی انسانی ہمدردی کی توفیق عطا فرمائے۔

سوالات

۱۔ امام حسینؑ کے صفات کیا تھے؟

۲۔ کربلا میں آپ کے ساتھ کیسے حضرات تھے؟

۳۔ کربلا کے مصائب کیا کیا تھے؟

۴۔ امام حسینؑ نے مصائب کیوں برداشت کئے؟

۵۔ کربلا سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

۶۔ معنی بتاؤ۔

مشابہ ۔ جاں نثار ۔ سیراب ۔ صدقہ ۔ آخرکار ۔
مصیبت ٹوٹی

بائیسواں سبق

کربلائے معلّٰی

انسان اُس حسینؑ کی تعریف کیا کرے
جس کے پدر نے کعبہ کو کعبہ بنا دیا

بھائی نے جس کے لے کے علم جوش جنگ میں
اتنا کیا بلند کہ طوبےٰ بنا دیا

بچوں نے جس کے معرکۂ کارزار میں
مرنے کو ایک کھیل تماشا بنا دیا

جس کے سپاہیوں نے کئی دن کی بھوک میں
تیغ و تبر کو منھ کا نوالہ بنا دیا

خود جس نے دوپہر میں ہمیشہ کے واسطے
جنگل کو کربلائے معلےٰ بنا دیا

۱۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

معلیٰ ۔ طوبیٰ ۔ تیغ ۔ تبر ۔ معرکہ ۔ کارزار

تیئیسواں سبق

امام علی زین العابدین علیہ السلام

ولادت :- ۱۵ر جمادی الاولیٰ ۳۸ھ   شہادت :- ۲۵ر محرم ۹۵ھ
مقام ولادت :- مدینہ منوّرہ   مزار اقدس :- جنت البقیع (مدینہ منورہ)

اللہ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے اللہ کا ہر اچھا اور سچّا بندہ اللہ کی عبادت کو اپنا فرض سمجھتا ہے عبادت سے انسان کا درجہ بلند ہوتا ہے، اس کی روحانیت ترقی کرتی ہے۔ اور اللہ اس سے خوش ہوتا ہے۔

انبیاء اور ائمہ کی عبادت کا تو کیا کہنا۔ وہ تو عبادت میں کمال رکھتے تھے، لیکن عبادت کی خصوصیت سے یہ ہمارے چوتھے امام حضرت زین العابدین علیہ السلام کہلاتے ہیں۔

امام زین العابدین علیہ السلام کا اصلی نام علیؑ تھا۔ آپ امام حسین علیہ السلام کے بیٹے تھے، آپ کی والدہ حضرت شہر بانو ایران کی شاہزادی تھیں۔ آپ

دنیا میں زین العابدین اور سید سجّاد کے لقب سے مشہور ہیں۔ زین العابدین کے معنی ہیں عبادت گذاروں کی زینت، سجاد کے معنی ہیں بہت زیادہ سجدے کرنے والا۔ آپ اتنی عبادت کرتے تھے کہ آج تک دنیا آپ کو زین العابدین اور سید سجّاد کے لقب سے یاد کرتی ہے۔

ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ مکان میں آگ لگ گئی آپ اسی جلتے ہوئے مکان میں اطمینان سے نماز پڑھتے رہے۔ پڑوسیوں نے چلاّنا شروع کیا۔ لیکن آپ نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ اور اطمینان سے نماز ختم کی۔ اتنی دیر میں آگ بجھائی جا چکی تھی۔ لیکن آپ مصلّے پر ہی تھے۔ لوگوں نے آکر پوچھا" امام! وہ کون سی چیز تھی جس نے آپ کو جلتے ہوئے مکان میں بھی نماز جاری رکھنے دی۔؟"

آپ نے جواب میں فرمایا "جہنم کی آگ!"

امام علیہ السلام کے دروازہ پر ایک سائل آیا۔ اور اس نے سوال کیا۔ امام فوراً باہر آئے اور اس کے ہاتھوں پر ایک تھیلی رکھ دی اور فرمایا کہ "جب کوئی غریب تم سے سوال کرتا ہے تو اس کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ لہذا اسے ذلیل نہ سمجھو۔"

غریبوں کی امداد کی کتنی اچھی اور پیاری تعلیم ہے یہ!۔

اللہ ہمیں بھی غریبوں کی امداد کا جذبہ عنایت فرمائے۔

امام زین العابدین علیہ السلام ولید کے حکم اور ہشام ابن عبدالملک کے ذریعہ زہر سے شہید کیے گئے۔ آپ جنت البقیع میں اپنے چچا امام حسن علیہ السلام کے پاس دفن ہیں۔

سوالات

۱۔ چوتھے امام کو زین العابدین کیوں کہتے ہیں۔؟ ان کا نام بتاؤ۔

۲۔ آپ کی والدہ کون تھیں ؟

۳۔ آپ نے نماز کیوں نہیں توڑی ؟

۴۔ سجاد کے معنی کیا ہیں ؟

۵۔ امام نے سائل کے سوال کو فوراً کیوں پورا کر دیا ؟

۶۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ

عابد ۔ سجاد ۔ زینت ۔ ذلیل ۔ ابن ۔ فرض۔ ائمہ ۔ لقب

چوبیسواں سبق

خطیبِ شام

اس کا کرم بے حساب اس کی عطا بے شمار
در پہ لگی رہتی ہے جس کے ملک کی قطار

جس کے ہر اک خطبے سے ٹوٹے یزیدی طلسم
جس کا ہر اک حرف حرف بن گیا اک ذوالفقار

حلقۂ زنجیر سے جس کے جہاں نے سنی
دین خدا کی صدا فکر بشر کی پکار

احمد مختار کا آئینۂ زندگی
یعنی نئی شکل میں رحمت پروردگار

وارثِ علمِ علیؑ حاملِ نطقِ حسنؑ
مقصدِ شبیرؑ کا مستقل اک ذمہ دار

شانِ علیؑ کا خطیب فتح پدر کا نقیب
زینبؑ کبریٰ کا دل دینِ نبیؐ کا قرار

فتح کے انداز پر جس کے ہیں دو دو گواہ
کوفے کے ٹوٹے محل شام کے اجڑے دیار

ان الفاظ کے معنی بتاؤ:۔

خطیب۔کرم۔ عطا۔ طلسم۔ حلقہ۔ صدا۔ بشر
حامل۔ نطق۔ فتح۔ پدر۔ نقیب۔ دیار
خطیبِ شام ملک

پچیسواں سبق

امام محمد باقر علیہ السلام

ولادت :- یکم رجب ۵۷ھ   شہادت :- ۷ر ذی الحجہ ۱۱۴ھ

مقام ولادت :- مدینہ منورہ   مزار اقدس :- جنت البقیع (مدینہ منورہ)

امام محمد باقر علیہ السلام امام زین العابدین علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنتِ امام حسنؑ تھا۔ آپ امام حسین علیہ السلام کے پوتے اور امام حسنؑ کے نواسے تھے۔

امام علیہ السلام کا لقب باقرؑ ہے جس کا مطلب ہے چھپے ہوئے علوم کو ظاہر کرنے والے۔ چونکہ امام علیہ السلام نے دنیا میں دین اور شریعت کے علوم کثرت کے ساتھ پھیلائے اس لئے آپ باقر کہلاتے ہیں۔

ایک مرتبہ گرمی کا موسم تھا، عرب کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں لوگوں نے دیکھا کہ امام محمد باقر علیہ السلام جو اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے گرمی اور دھوپ کی پروا کئے بغیر زراعت کے کاموں میں مشغول ہیں۔ اس

پر ایک شخص کو بڑا تعجب ہوا اور اس نے عرض کیا "مولا! آپ بوڑھے ہیں اور اس سخت گرمی میں بھی کاروبار کر رہے ہیں، اگر ایسی حالت میں آپ کو موت آ گئی تو کیا ہو گا؟"

آپ نے جواب میں فرمایا کہ "اگر اس وقت مجھے موت آ جائے تو میں ایسی حالت میں مروں گا جب میں اللہ کا ایک حکم پورا کرنے میں مصروف ہوں میں ایک ایسا کام کر رہا ہوں جس سے میں اور میرے بچے رزق پائیں گے اور ہمیں جو کچھ ملے گا۔ اللہ سے ملے گا۔ ایسی حالت میں مجھے موت کا ڈر کیوں؟ البتہ میں اُس وقت موت سے ڈروں گا جب میں کوئی گناہ کروں!"

اپنی روزی کمانا اور محنت کے ساتھ کاروبار کرنا، اللہ کا حکم ہے اور امام علیہ السلام نے اس حکم پر عمل کر کے ہمیں بھی محنت کی ہدایت کی ہے آپ نے ہمیں بتایا کہ اگر ایمان داری کے ساتھ زراعت کرتے ہوئے موت آ جائے تو یہ موت عبادت کی حالت میں ہو گی۔

محنت اور زراعت کی کتنی اچھی عملی تعلیم دی ہے امام نے۔

امام محمد باقر علیہ السلام ہشام بن عبد الملک کے حکم سے زہر سے شہید کئے گئے۔ اور جنت البقیع (مدینہ) میں دفن ہیں۔

سوالات

۱۔ امام محمد باقرؑ کی نسبی خصوصیت کیا ہے ؟

۲۔ آپ کو باقر کیوں کہتے ہیں ؟

۳۔ محنت کی موت آپ کی نظر میں کیسی تھی ؟

۴۔ آپ کس انداز سے محنت فرماتے تھے ؟

۵۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ ؟

لقب ۔ باقر ۔ زراعت ۔ مصروف ۔ چلچلاتی ۔ شریعت

ستائیسواں سبق

امام جعفر صادق علیہ السلام

ولادت:۔ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ   شہادت:۔ ۱۵ شوال ۱۴۸ھ

مقام ولادت:۔ مدینہ منورہ   مزار اقدس: جنت البقیع (مدینہ منورہ)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ آپ نے اسلام کی شریعت عام کی، اسی لئے ہماری شریعت کو شریعت جعفری کہا جاتا ہے۔

مدینہ میں قحط پڑا۔ اس وقت امام علیہ السلام کے پاس کافی اناج موجود تھا۔ آپ نے یہ حکم دیا کہ یہ اناج بہت کم قیمت پر بیچ ڈالو۔ لوگوں نے کہا اس وقت اناج بیچ ڈالنا مناسب نہیں ہے۔ اگر اناج ختم ہوگیا۔ تو ہمیں بھوکے رہنا پڑے گا۔ اور پھر مہنگے داموں میں خریدنا پڑے گا۔ امام نے ارشاد فرمایا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہمارے پاس اناج ہو اور مسلمان بھوکے مریں یا غریبوں کو مہنگائی کا شکار ہونا پڑے۔ چنانچہ سارا اناج سستے

داموں پر فروخت کر دیا گیا جس سے قحط کی پریشانی دور ہوگئی۔

امام علیہ السلام کے بیٹے اسمٰعیل بیمار پڑے تو امام بہت پریشان اور رنجیدہ نظر آتے تھے۔ اسی بیماری میں اسمٰعیل کا انتقال ہوگیا اب جو لوگوں نے امام کو دیکھا تو آپ بالکل مطمئن اور پرسکون نظر آتے تھے لوگوں نے پوچھا "مولا جب اسمٰعیل بیمار تھے تو آپ رنجیدہ بھی تھے اور پریشان بھی۔ اب جو اُن کا انتقال ہوگیا تو آپ مطمئن نظر آتے ہیں۔ آخر ایسا کیوں ؟

آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہم آلِ محمدؐ اس وقت تو پریشان ہوتے ہیں جب ہمیں مصیبت نظر آتی ہے، لیکن جب آجاتی ہے تو ہم اس پر صبر کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ امامؑ کھانا کھا رہے تھے، ایک کنیز شوربہ کا پیالہ لے کر آئی لیکن اتفاق سے اس کا پیر پھسل گیا اور شوربہ امامؑ پر گرا۔ کنیز گھبرا گئی۔ لیکن امامؑ نے اس سے کچھ نہیں کہا، بلکہ اسے آزاد کر دیا۔

امام علیہ السلام کو ایک بڑے کنبہ کی پرورش کرنا پڑتی تھی۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ کے والد امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس پیسہ نہیں رہا۔ آپ کو بلا کر پوچھا کہ اب گھر میں کتنی رقم ہے؟ انھوں نے جواب دیا "ستر درہم" امام محمد باقر علیہ السلام نے حکم دیا کہ یہ ساری رقم اللہ کی

راہ میں تقسیم کر دو۔

سب لوگ حیران تھے۔ جو کچھ رہا سہا پیسہ گھر میں تھا وہ بھی خیرات کر دیا گیا۔ اب اتنے آدمیوں کے کھانے کا کیا بندوبست ہوگا؟ دو چار روز کے بعد ایک آدمی آیا اور اس نے امام محمد باقر علیہ السلام کو سات سو اشرفیاں پیش کیں۔ امام نے بیٹے کو بلا کر فرمایا، دیکھو تم نے ستّر درہم اللہ کی راہ میں دیئے۔ اللہ نے اس کے کئی سو گنے زیادہ تم کو دیئے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے پدر بزرگوار امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے تھے کہ اللہ سے تجارت کرو، جو کچھ اللہ کی راہ میں دوگے۔ اللہ اُس کے بدلہ میں تم کو کئی گنا زیادہ دے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کو منصور عبّاسی نے زہر سے شہید کیا۔ اور جنّت البقیع مدینہ میں دفن ہوئے۔

سوالات

۱۔ امام کی سخاوت کا کیا عالم تھا ؟

۲۔ امام کو خدا پر کس قدر بھروسہ تھا ؟

۳۔خدا سے تجارت کا کیا مطلب ہے؟

۴۔آپ نے کنیز کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

۵۔ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔؟

قحط۔ صادق ۔ فروخت ۔ بندوبست ۔ کنبہ ۔ جعفر۔

خیرات ۔ حیران ۔ منصور عباسی۔

"

ستائیسواں سبق

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

ولادت :۔ ۷ر صفر ۱۲۸ھ شہادت :۔ ۲۵ر رجب ۱۸۳ھ

جائے ولادت :۔ ابواء مزار اقدس :۔ کاظمین

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہمارے ساتویں امام تھے۔ آپ کاظمؑ کہلاتے ہیں۔ کاظمؑ کے معنی ہیں غصّہ کو پی جانے والا۔ امام علیہ السلام بڑے صابر اور حلیم تھے۔ دشمنوں پر بھی غصہ نہیں فرماتے تھے۔ اسی لئے دنیا آپ کو کاظمؑ کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ آپ کے زمانے میں ایک بادشاہ تھا۔ جس کا نام ہارون رشید تھا۔ اس نے آپ کو چودہ سال قید خانہ میں بند رکھا اور آخر زہر دے کر شہید کرادیا۔

ایک مرتبہ کسی نے آپ سے کہا کہ فلاں آدمی آپ کی برائیاں کرتا ہے اور آپ کا دشمن ہے۔ آپ نے فوراً اس شخص کو ایک ہزار روپے کی تھیلی بھیج دی۔ اسے جب بُرائی کا بدلہ بھلائی سے ملا تو بہت شرمندہ ہوا۔ اور پھر امام کی

برائی کرنا بند کر دی۔

امام علیہ السلام بڑے حق گو اور صاف گو تھے۔ ایک مرتبہ ہارون نے آپ کو بلا بھیجا۔ آپ تشریف لے گئے تو بادشاہ نے پوچھا آپ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آتے؟ آپ نے بڑی صفائی سے ارشاد فرمایا، "مجھے تمہارے پاس آنے سے دو چیزیں روکتی ہیں ایک تمہاری بادشاہت اور دوسرے تمہاری دنیا سے محبت"! بادشاہ نے یہ جواب سنا تو شرمندہ ہو گیا۔

امام علیہ السلام سے ہارون نے کہا "میں بادشاہ ہوں" آپ نے جواب میں فرمایا کہ "ہاں تم بادشاہ ہو اور تلوار کی طاقت سے لوگوں کے سر تمہارے سامنے جھکتے ہیں، میں امام ہوں اس لئے لوگوں کے دل میرے سامنے جھکتے ہیں"

ہارون رشید بادشاہ تھا لیکن امام کبھی اس سے نہیں ڈرے۔ آپ قید رہے، دکھ جھیلتے رہے لیکن جب بھی بادشاہ سے بات ہوئی تو آپ نے بڑی بہادری سے کام لے کر حق بات کہی، سچے مسلمان کی شان یہی ہے کہ کبھی کسی سے مرعوب نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ سچ بات کہے۔

ہارون رشید نے آپ کو قید خانہ میں زہر دلوا کر شہید کیا۔ آپ کا مزار اقدس کاظمین میں ہے۔

سوالات

۱۔ کاظم کے معنی کیا ہیں ؟

۲۔ امام نے بادشاہ کی پرواہ کیوں نہیں کی ؟

۳۔ آپ بادشاہ کے پاس کیوں نہیں جاتے تھے ؟

۴۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ ۔

کاظم ۔ حلیم ۔ مرعوب ۔ لقب ۔ ابرار

دل جھکتے ہیں ۔ حق گو

اٹھائیسواں سبق

امام علی رضا علیہ السلام

ولادت:- ۱۱ر ذیقعدہ ۱۵۳ھ۔ شہادت:- ۲۰ر ذیقعدہ ۲۰۳ھ

مقام ولادت:- مدینہ منورہ مزار اقدس:- مشہد مقدس

امام علی رضا علیہ السلام کو اس زمانہ کے بادشاہ مامون نے اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ آپ کی شادی اپنی بیٹی ام حبیب سے کر دی اور رہنے کے لئے ایک بڑا شاندار مکان دیا۔ مکان کے دروازوں پر قیمتی پردے لٹک رہے تھے، کمروں میں خوبصورت اور قیمتی سامان موجود تھا۔ سونے چاندی کے برتن ہر طرف چمکتے دکھائی دیتے تھے۔ غرض لاکھوں روپے کا مال مکان میں موجود تھا۔ امام علیہ السلام نے یہ سب چیزیں دیکھیں تو حکم دیا کہ یہ سارا سامان غریبوں کو تقسیم کر دو۔ چنانچہ سارا سامان غریبوں کو بانٹ دیا گیا۔ اس کے بعد امامؑ مکان کے باہر ایک بوریہ بچھا کر بیٹھ گئے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ باہر کیوں تشریف رکھتے ہیں؟ محل کے اندر رہیئے۔ آپ نے جواب دیا کہ اس شاہی

محل میں ہر طرف پہرہ دار موجود ہیں۔ ان کے خوف سے غریب مسلمان میرے پاس نہیں آ سکیں گے۔

فرض کرو کہ ایک مسلمان آدھی رات کو میرے پاس آ کر شریعت کا کوئی مسئلہ معلوم کرنا چاہے تو یہ پہرہ دار اسے نہیں آنے دیں گے۔ اگر یہ شخص صبح ہونے سے پہلے مر گیا اور مسئلہ نہ پوچھ سکا تو میں اس کے لئے اللہ کو جواب دہ ہوں گا۔

بادشاہ نے یہ بات سنی تو پہرہ دار ہٹا دیئے۔ امام علیہ السلام شاہی محل میں رہتے لیکن اس طرح کہ آپ کا دروازہ ہر وقت ہر مسلمان کے لئے کھلا رہتا تھا۔ آپ ایک بڑی سلطنت کے ولی عہد کہلاتے تھے۔ لیکن معمولی کپڑے پہنتے سادی غذا نوش کرتے اور اپنا سارا وقت علم دین پھیلانے میں صرف کرتے۔ آپ کھانے کے لئے بیٹھتے تو سارے غلام اور نوکر چاکر آپ کے ساتھ ہی دسترخوان پر بیٹھ جاتے اس لئے کہ آپ سب مسلمانوں کو برابر جانتے تھے۔

آپ بڑے صاف گو تھے اور بادشاہ کو بھرے دربار میں اس کی غلطیوں پر ٹوک دیتے تھے۔

آپ کو مامون نے زہر دلا کر شہید کرا دیا۔

سوالات

۱- امام رضاؑ نے گھر کے سونے چاندی کو کیا کیا؟

۲- امام رضاؑ محل میں کیوں نہیں رہتے تھے؟

۳- امام رضاؑ کا محبوب مشغلہ کیا تھا؟

۴- ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

رضا۔ ولی عہد۔ خوف۔ سلطنت۔ محل۔ جواب دہ۔

انیتسواں سبق

امام محمدؐ تقی علیہ السلام

ولادت :۔ ۱۰ رجب ۱۹۵ھ　　　　شہادت :۔ ۲۹ ذیقعدہ ۲۲۰ھ

مقام ولادت :۔ مدینہ منورہ　　　　مزار اقدس :۔ کاظمین

امام علی رضا علیہ السلام کی شہادت کے وقت امام محمد تقیؑ کی عمر صرف چند سال کی تھی لیکن اس کے باوجود آپ بہت بڑے عالم تھے اس سن میں بڑے بڑے علماء نے آپ کا امتحان لیا اور سب کو یہ مان لینا پڑا کہ آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مامون رشید نے جو اس وقت بادشاہ تھا آپ کے علم و کمال کو دیکھ کر اپنی بیٹی کی شادی آپ کے ساتھ کر دی۔ اب آپ بادشاہ کے داماد تھے چاہتے تو محل میں رہتے اور آرام کی زندگی بسر کرتے۔ لیکن آپ نے ایک چھوٹا سا مکان کرایہ پر لیا اور وہیں سادگی کی زندگی بسر کرتے رہے۔ دن بھر لوگ آپ کے پاس آتے اور دین و شریعت کی تعلیم حاصل کرتے۔ ایک ایک دن میں آپ ہزاروں مسائل کا جواب دیا کرتے تھے۔

امام علیہ السلام کو جواد بھی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ آپ بڑے سخی تھے۔ اور

غریبوں کی دل کھول کر امداد کرتے تھے۔

ایک شخص نے آپ سے عرض کیا "مولا! آپ بادشاہ کے داماد ہیں۔اس لئے بہتر ہوگا کہ آپ اچھے قسم کے لباس پہنا کریں" آپ نے جواب دیا میری عزت کپڑوں سے نہیں ہے، علم سے ہے۔ پھر میں کپڑوں پر بلاوجہ روپیہ کیوں خرچ کروں!"

واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں انسان کی عزّت اچھے کپڑوں یا اچھے مکان سے نہیں ہوتی۔ اصلی عزّت علم اور اخلاق سے ملتی ہے۔ ہمارے سارے ائمہؑ پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے لیکن ساری دنیا ان کی عزّت کرتی تھی۔ اس لئے کہ ان کے پاس علم تھا۔ ان کا اخلاق بلند تھا اور وہ دین و شریعت کے محافظ تھے۔ امام علیہ السلام کو معتصم نامی بادشاہ نے زہر دلا کر شہید کرادیا۔

سوالات

۱۔ امام محمد تقیؑ کے علم کا کیا عالم تھا؟

۲۔ امام محمد تقیؑ اچھے قسم کا لباس کیوں نہیں پہنتے تھے؟

۳۔ عزّت کپڑوں سے ملتی ہے یا نہیں؟

۴۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

تقی۔ رشید۔ مسائل۔ اخلاق۔ معتصم۔ دل کھول کر۔

تیسواں سبق

امام علی نقی علیہ السلام

ولادت:۔ ۵/رجب ۲۱۴ھ شہادت:۔ ۳/رجب ۲۵۴ھ
مقام ولادت:۔ مدینہ منورہ مزار اقدس۔ سامرہ

امام علی نقی علیہ السلام نے دین اور اسلام کی بڑی خدمتیں انجام دی ہیں۔ آپ کو ایک بادشاہ نے جس کا نام متوکّل تھا قید کر دیا۔ چنانچہ آپ برسوں قید میں رہے اور طرح طرح کی تکلیفیں جھیلتے رہے لیکن آپ نے کبھی اس کی شکایت نہیں کی۔ ہمیشہ صبر سے کام لیتے رہے۔ برسوں کے بعد بادشاہ نے آپ کو اپنے گھر میں رہنے کی اجازت دے دی۔ لیکن وہاں بھی سخت پابندیاں قائم رہیں جن سے امام کو ہمیشہ سخت پریشانی کا سامنا رہا۔ پھر بھی آپ چپ رہے اور خاموشی سے اسلام کی خدمت انجام دیتے رہے۔

ایک مرتبہ متوکّل نے امام علیہ السلام کو جنگلی جانوروں کے سامنے بھیج دیا۔ اس بادشاہ نے ایک مکان میں شیر، چیتے، بھیڑیئے وغیرہ جمع کر

کھے تھے۔ امامؑ کو اس مکان میں بھیج دیا گیا، آپ پورے اطمینان سے چلے گئے، جانوروں نے جو آپ کو دیکھا تو آپ کے گرد جمع ہو گئے اور آپ کے قدموں پر منھ ملنے لگے۔ آپ نے ان سب جانوروں کے سروں پر ہاتھ پھیرا، تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے اور پھر واپس چلے آئے۔ جانوروں نے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہونچایا۔

امام علیہ السلام جس مکان میں رہتے تھے اس میں آپ نے ایک قبر کھدوا رکھی تھی اور ہمیشہ اس قبر کے کنارے بیٹھ کر خدا کو یاد کرتے تھے۔ آپ یہ اس لئے کرتے تھے کہ لوگ یہ یاد رکھیں کہ یہ زندگی تو محض چند دن کی ہے۔ اس کے بعد قبر کی منزل ہے اور انسان کو چاہئیے کہ زندگی میں ایسے اچھے کام کرے جو قبر میں اس کے کام آئیں۔ موت کا خیال دل میں خدا کا خوف اور نیکی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ اور امام علیہ السلام اپنے اس عمل سے ہمارے ذہنوں میں یہی چیز پیدا کرنا چاہتے تھے۔

امام علی نقی علیہ السلام کو معتز باللہ بادشاہ نے زہر دے کر شہید کر دیا۔ آپ کا مزار اقدس سامرہ میں ہے۔

سوالات

۱۔ جانوروں نے امامؑ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔؟

۲۔ قبر کو دیکھتے رہنے کا کیا فائدہ ہے؟

۳۔ امامؑ قبر کے کنارے بیٹھ کر ذکر خدا کیوں کرتے تھے؟

۴۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

نقی ۔ متوکّل ۔ شہید ۔ سامرہ

اکتیسواں سبق

امام حسن عسکری علیہ السلام

ولادت :۔ ۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ھ شہادت :۔ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ

مقام ولادت :۔ مدینہ مزار اقدس :۔ سامرہ ۔

ہمارے گیارھویں امام حسن عسکری علیہ السلام بائیس سال کے تھے جب آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا ۔ اور محض اٹھائیس سال کی عمر تھی کہ خود بھی زہر سے شہید کر دیئے گئے ۔ آپ کی عمر کا بڑا حصہ قید خانہ میں بسر ہوا ۔ لیکن پھر بھی آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی بڑی خدمتیں انجام دیں ۔

ایک مرتبہ عراق میں بڑا سخت قحط پڑا ۔ ایک قطرہ پانی نہیں برسا ۔ لوگ بڑے پریشان تھے ۔ اسی زمانہ میں ایک عیسائی راہب کہیں سے آگیا ۔ وہ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا تو پانی برسنے لگتا ۔ مسلمان دعائیں مانگتے تو کچھ نہیں ہوتا تھا ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ شک میں پڑ گئے ۔ اسلام کے مقابلہ میں

عیسائی مذہب کو اچھا سمجھنے لگے۔ مسلمانوں میں بڑے بڑے عالم تھے، لیکن وہ بھی یہ شک دُور نہ کر سکے۔ آخر بادشاہ پریشان ہوا اور اس نے امام کو قید خانہ سے نکال کر کہا کہ "اب آپ ہی اسلام کو بچا سکتے ہیں"۔

امام نے دوسرے دن سارے شہر کے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور عیسائی راہب کو بھی بلایا۔ اس نے جیسے ہی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے بادل چھا گئے۔ امام علیہ السلام نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ راہب کے ہاتھ پکڑ لو اور جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہو لے لو۔ اس حکم کو پورا کیا گیا۔ راہب کے ہاتھ میں ایک ہڈی نکلی، جسے امامؑ نے لے لیا، بادل کھل گئے۔ اور دھوپ نکل آئی۔

اب امام علیہ السلام نے راہب کو حکم دیا کہ پھر دعا کرو۔ اب جو اس نے دعا کی تو کوئی اثر نہیں ہوا۔

امام نے لوگوں کو بتایا کہ یہ ساری کرامت اس ہڈی کی تھی، یہ ہڈی کسی نبی کی تھی اور جب یہ راہب اس ہڈی کو آسمان کے سامنے لاتا تو بادل آجاتے تھے۔

اس کے بعد امامؑ نے نماز پڑھ کر دعا کی تو آپ کی دعا کے نتیجہ میں خوب بارش ہوئی اور لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ اسلام سچّا مذہب ہے اور آپ سچّے امام ہیں۔

آپ کو معتمد عباسی نے زہر سے شہید کیا۔ آپ کا مزار اقدس سامرہ میں ہے۔

سوالات

۱۔ امام حسن عسکریؑ کی کل زندگی کتنے سال کی تھی؟

۲۔ عیسائی راہب نے لوگوں کو کیوں کر گمراہ کیا؟

۳۔ عیسائی کی دعا پر پانی کیوں برستا تھا؟

۴۔ امام حسن عسکریؑ نے اسلام کو کیوں کر بچایا؟

۵۔ معنی بتاؤ۔

کرامت ۔ عسکری ۔ ماجد ۔ راہب ۔ محض

بتیسواں سبق

امام مہدی آخرالزّمان علیہ السلام عجّ

ولادت :- ۱۵/ شعبان ۲۵۶ھ مقام ولادت :- سامرہ

مقام غیبت :- سرداب سامرہ

امام مہدی آخرالزماں علیہ السلام ۱۵/ شعبان ۲۵۶ھ کو پیدا ہوئے۔ اور آج تک زندہ ہیں۔ آپ خدا کے حکم سے غائب ہیں اور جب اللہ چاہے گا تو ظاہر ہو کر ساری دنیا کو مسلمان بنا دیں گے۔

آپ مکّہ میں ظاہر ہوں گے اور جب آپ کے ظاہر ہونے کی اطلاع ہوگی تو ۳۱۳ مومن آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ ان لوگوں کو ساتھ لے کر ساری دنیا کے کافروں سے آپ کی جنگ ہوگی۔ آپ اس جنگ میں کامیاب ہوں گے اور پھر ساری دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ آپ ہی دجّال کو قتل کریں گے۔

سارے انسان نیکی، بھلائی اور سکون کی زندگی بسر کریں گے۔ دنیا

سے دکھ اور تکلیف کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور انسان صحیح معنوں میں ترقی حاصل کریں گے۔

آپ ساری دنیا پر حکومت کریں گے اور ملک، نسل، زبان اور رنگ کے فرق کو دور کرکے سارے انسانوں کو بھائی بھائی بن کر رہنا سکھادیں گے۔

آپ پیدا ہوئے تو دشمن اسی وقت آپ کو قتل کردینا چاہتے تھے۔ لیکن آپ عام طور پر غائب رہتے تھے۔ اس لئے کوئی آپ کو نہیں پا سکا۔ آپ کے والد اُس وقت شہید کئے گئے جب آپ صرف پانچ سال کے تھے۔ اس سِن میں آپ نے امامت کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ غیبت صغریٰ یعنی ۷۰ سال تک غائب رہنے کے باوجود اپنے فرائض پورے کرتے رہے۔ اس زمانہ میں آپ کے چار نائب تھے۔ جو آپ سے ملتے اور آپ کے احکام مسلمانوں کو پہونچاتے رہتے تھے۔ ۷۰ سال کے بعد اللہ کے حکم سے آپ نے یہ سلسلہ ختم کردیا اور بالکل غائب ہو گئے۔ اس وقت سے لے کر اب تک آپ کی یہ غیبت جاری ہے۔ اسے غیبت کُبریٰ کہا جاتا ہے۔

اس زمانہ میں بھی حضرت کا فیض جاری ہے۔ اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو دنیا فنا ہو جاتی۔ جب ہم کو ضرورت ہوتی ہے حضرت ہماری مدد کرتے ہیں۔

سوالات

۱۔ غیبت کی کتنی قسمیں ہیں ؟

۲۔ امام عصرؑ کے ساتھ کتنے مومنین ہوں گے ؟

۳۔ غیبت صغریٰ کی مدت کیا ہے ؟

۴۔ ان الفاظ کے معنی بتاؤ ۔

صغریٰ ۔ فرائض ۔ نائب ۔ غیبت ۔ کبریٰ

عام طور ۔ فیض ۔ فنا

٩٤

فہرستِ مضامین

نمبر اسباق			صفحات
١	مناجات	(نظم)	٣
٢	ہمارے نبی کی تعلیم		٤
٣	فرشتے		٦
٤	توبہ		٨
٥	حضرت آدم علیہ السلام		١١
٦	آنکھوں کا نور	(نظم)	١٤
٧	اہل بیتؑ		١٦
٨	محبت کا طریقہ		٢٠
٩	عزاداری		٢٤
١٠	بارش کا پہلا قطرہ	(نظم)	٢٨
١١	تعلیم		٣٠
١٢	برسات کی بہاریں	(نظم)	٣٣
١٣	حضرت محمد مصطفیٰؐ		٣٦
١٤	معراج	(نظم)	٤٠

۱۵	حضرت علی علیہ السلام		۴۲
۱۶	حبِّ حیدر رہی معیار ایمان ہے	(نظم)	۴۷
۱۷	حضرت فاطمہ زہراؑ		۴۹
۱۸	مادرِ ائمہؑ	(نظم)	۵۲
۱۹	امام حسن علیہ السلام		۵۴
۲۰	صلحِ حسنؑ	(نظم)	۵۸
۲۱	امام حسین علیہ السلام		۶۰
۲۲	کربلائے معلّیٰ	(نظم)	۶۴
۲۳	امام علی زین العابدین علیہ السلام		۶۵
۲۴	خطیبِ شام	(نظم)	۶۸
۲۵	امام محمد باقر علیہ السلام		۷۰
۲۶	امام جعفر صادق علیہ السلام		۷۳
۲۷	امام موسیٰ کاظم علیہ السلام		۷۷
۲۸	امام علی رضا علیہ السلام		۸۰
۲۹	امام محمد تقی علیہ السلام		۸۳
۳۰	امام علی نقی علیہ السلام		۸۵
۳۱	امام حسن عسکری علیہ السلام		۸۸
۳۲	امام مہدی آخرالزماں علیہ السلام		۹۱

ہمارے مطبوعات

صلح حسنؑ	علامہ عدیل اختر	25.00
علمی خیانتیں	علامہ عدیل اختر	30.00
مسئلہ تقیہ	علامہ عدیل اختر	50.00
تاریخ احمدی	شیخ احمد حسین مداق	200.00
پیاس	خطیب اعظمؒ	40.00
مقالات مکمل سیٹ	خطیب اعظمؒ	145.00
دس مجلسیں	خطیب اعظمؒ	80.00
گلدستہ خطابت	خطیب اعظمؒ	20.00
مجالس خطیب اعظم (۱تا۷)	خطیب اعظمؒ	588.00
میں کیوں شیعہ ہوا؟ (ترجمہ اردو)	خطیب اعظمؒ	30.00
تنویر الشہادتین (ترجمہ اردو)	خطیب اعظمؒ	20.00
انوار القرآن (بڑا) (ترجمہ و تفسیر)	علامہ جوادیؒ	350.00
انوار القرآن (چھوٹا) (ترجمہ و تفسیر)	علامہ جوادیؒ	225.00
مفاتیح الجنان (ترجمہ اردو)	علامہ جوادیؒ	375.00
منتخب مفاتیح الجنان (ترجمہ اردو)	علامہ جوادیؒ	200.00
نہج البلاغہ (ترجمہ و تشریح)	علامہ جوادیؒ	325.00
نقوش عصمت	علامہ جوادیؒ	200.00
مطالعہ قرآن	علامہ جوادیؒ	150.00
ابوطالب مومن قریش (ترجمہ اردو)	علامہ جوادیؒ	120.00
انوار عصمت	علامہ جوادیؒ	50.00
اجتہاد و تقلید	علامہ جوادیؒ	18.00
نظریہ عدالت صحابہ (ترجمہ اردو)	علامہ جوادیؒ	90.00
کربلا شناسی (مجموعہ مجالس)	علامہ جوادیؒ	90.00
رسالت الہیہ (مجموعہ مجالس)	علامہ جوادیؒ	75.00
عقیدہ و جہاد (مجموعہ مجالس)	علامہ جوادیؒ	35.00
حسین منی (مجموعہ مجالس)	علامہ جوادیؒ	125.00
انا من حسین (مجموعہ مجالس)	علامہ جوادیؒ	90.00
خلق عظیم (مجموعہ مجالس)	علامہ جوادیؒ	100.00
توحید (مجموعہ مجالس)	علامہ جوادیؒ	75.00
تہذیب قلب و نظر	علامہ جوادیؒ	25.00
اصول و فروع	علامہ جوادیؒ	100.00
ذکر و فکر	علامہ جوادیؒ	135.00
پیام کلیم	علامہ جوادیؒ	—
سلام کلیم	علامہ جوادیؒ	—
اہل بیت (ترجمہ اردو)	علامہ جوادیؒ	150.00
ہماری عزاداری	علامہ جوادیؒ	100.00
خطائے اجتہادی کی کرشمہ سازیاں (ترجمہ اردو)	علامہ جوادیؒ	100.00
امتیازی نشانات (ترجمہ اردو)	علامہ جوادیؒ	60.00
صحیفہ کاملہ (ترجمہ و تشریح)	علامہ جوادیؒ	275.00
علم الحدیث	علامہ جوادیؒ	75.00
علم رجال	علامہ جوادیؒ	100.00
امام جعفر صادق اور مذاہب اربعہ (ترجمہ اردو)	علامہ جوادیؒ	150.00
وراثت کلیم	علامہ جوادیؒ	—
عزائیات کلیم	علامہ جوادیؒ	25.00
احادیث قدسیہ (ترجمہ اردو)	علامہ جوادیؒ	40.00
احادیث قدسیہ (ترجمہ ہندی)	محمد شبیر	18.00
فروع دین	علامہ جوادیؒ	90.00
گلدستہ خطابت (ترجمہ گجراتی)	خطیب اعظمؒ	18.00
مقالات خطیب اعظم (ترجمہ گجراتی)	خطیب اعظمؒ	45.00
مجالس خطیب اعظم (ترجمہ گجراتی)	خطیب اعظمؒ	55.00
اجتہاد و تقلید	پیام اعظمی	10.00
کتب تشیع	شیخ محمد رضا مظفرؒ	80.00
اعمال عاشورہ	علامہ جوادیؒ	45.00
احکام ماہ صیام (چھوٹا سائز)	مولانا محمد مہدیؒ	60.00

ادعیہ و زیارت	علامہ جوادیؒ	35.00
اعمال ماہ رمضان	علامہ جوادیؒ	120.00
آداب حرمین (ترجمہ اردو)	منظر صادق	140.00
اعمال غدیر (ترجمہ اردو)	علامہ جوادیؒ	20.00
دعائے عرفہ (ترجمہ اردو)	علامہ جوادیؒ	27.00
دعائے کمیل (ترجمہ اردو)	علامہ جوادیؒ	27.00
نقوش عصمت ۱ (ترجمہ ہندی)	ام جعفر	25.00
نماز اردو با تصویر	ادارہ	30.00
نماز ہندی با تصویر	ادارہ	24.00
تعلیم احکام (ترجمہ اردو)	محمد علی اسد	105.00
آداب اسلامی (۱،۲) (ترجمہ اردو)	کمیل اصغر و رضوان حیدر	260.00
آداب معاشرت (ترجمہ اردو)	گروہ نگارش	50.00
اسلام کی ارتقائی منزلیں (ترجمہ اردو)	شہوار حیدر	60.00
تعلیم علوم قرآن (ترجمہ اردو)	سید ہادی حسن رضوی	90.00
حقوق اولاد اور ہدایات اہلبیت (ترجمہ اردو)	محمد علی صفویؒ	90.00
اسلامی فرقے (ترجمہ اردو)	سید حمید الحسن	100.00
پہلا دینی فریضہ (ترجمہ اردو)	محمد سعید نقوی	10.00
اسلام، ایمان اور امت مسلمہ (ترجمہ اردو)	اخلاق حسین	18.00
اسلام میں عورتوں کے حقوق (ترجمہ اردو)	〃	30.00
عقائد و فرائض (ترجمہ اردو)	〃	30.00
پیغمبر اسلامؐ (ترجمہ اردو)	〃	30.00
انسان اور ذمہ داریاں (ترجمہ اردو)	〃	27.00
فضیلتوں کے نمونے (ترجمہ اردو)	سید حمید الحسن	180.00
دوستی (ترجمہ اردو)	شاہ مظاہر حسین	20.00
آداب حرمین (ترجمہ ہندی)	ڈاکٹر گلزار احمد	160.00
نقوش امامت (ترجمہ اردو)	وجیہ اکبر زیدی	100.00
قرآنی فضاؤں میں (ترجمہ اردو)	سید عمار حسین جعفری	75.00
خمس (ترجمہ اردو)	فیروز علی	20.00
نقوش عصمت (۲،۳) (ترجمہ اردو)	ام جعفر	40.00
نقوش عصمت (۴،۵) (ترجمہ ہندی)	ام جعفر	70.00
قرآن حکیم اور آخری پیغمبرؐ (ترجمہ اردو)	علامہ جوادیؒ	60.00
اعمال شب جمعہ	ادارہ	24.00
تعقیبات نماز	ادارہ	18.00
تعقیبات و نوافل	ادارہ	60.00
نماز شب	ادارہ	10.00
تحفۂ غدیر	کرار حسین واعظ	10.00
کردار سازی	ترجمہ: عباس اصغر شبریز	100.00
دولت کا بہترین مصرف	ترجمہ: فیروز علی	75.00
معصومین کے بچپن کے واقعات (ترجمہ اردو)	ترجمہ: سجاد حیدر	25.00
ذمہ داری کا پہلا دن (ترجمہ اردو)	محمد سعید نقوی	30.00
اسلامی گھرانہ (ترجمہ اردو)	عباس رضا جلالپوری	35.00
احقاق الحقائق	محمد علی اسد	75.00
حاصل مراد	سید کنیز حسین رضوی	100.00
مناسک حج	حمید الحسن و منور حسین	60.00
جواہر پارے	سید کنیز حسنین رضوی	30.00
تفسیر صافی (۱،۲،۳)	سید کنیز حسنین رضوی	1050.00
انتخاب تفسیر نمونہ (جلد ۱،۲)	مولانا فیاض حسین نقوی	800.00
دینی احکام (جلد ۱)	علی ظفر	35.00
دینی احکام (جلد ۲)	غضنفر نواب معروفی	60.00
منابع حدیث	سید کنیز حسنین رضوی	18.00
فضائل امیر المومنین علیؑ	سید کنیز حسنین رضوی	50.00
خود سازی	ڈاکٹر تقی علی عابدی	120.00
آئین تدریس	غضنفر نواب معروفی	75.00
سورۂ رحمن	سید کنیز حسنین رضوی	30.00

کورس کی کتب و اسٹیشنری

امامیہ دینیات	اردو	ہندی	انگریزی	بنگالی	گجراتی
امامیہ دینیات درجہ اطفال	21.00	1.00	10.00	25.00	6.00
امامیہ دینیات درجہ اول	32.00	1.50	12.00	5.00	24.00
امامیہ دینیات درجہ دوم	40.00	1.75	15.00	4.50	25.00
امامیہ دینیات درجہ سوم	16.00	2.00	18.00	6.00	27.00
امامیہ دینیات درجہ چہارم	18.00	2.75	20.00	15.00	40.00
امامیہ دینیات درجہ پنجم	23.00	3.00	25.00	4.75	50.00
امامیہ دینیات بالغان اول	18.00				
قواعد تجوید	12.00				
امامیہ عربی قاعدہ درجہ اطفال	17.00				
امامیہ عربی قاعدہ درجہ اول	15.00	امامیہ خوشخطی کاپی اطفال (۱)			13.00
امامیہ اردو قاعدہ اطفال حصہ ۱	10.00	امامیہ خوشخطی کاپی اطفال (۲)			13.00
امامیہ اردو قاعدہ اطفال حصہ ۲	14.00	رجسٹر برائے مکاتب امامیہ			171.00
امامیہ اردو ریڈر اول	14.00	رسید بک صرف برائے مکتب امامیہ			35.00
امامیہ اردو ریڈر دوم	16.00	قواعد وضوابط برائے مکتب امامیہ اردو			7.00
امامیہ اردو ریڈر سوم	15.00	قواعد وضوابط برائے مکتب امامیہ ہندی			10.00
امامیہ اردو ریڈر چہارم	17.00	ڈائری اردو			35.00
امامیہ اردو ریڈر پنجم	24.00	ڈائری ہندی			40.00
اردو قواعد	09.00	ڈائری گجراتی			
		نقشہ ماہانہ برائے مکاتب امامیہ			بلا قیمت